1581

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،23۔جولائی2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

آئین کے آرٹیکل(a)(2)128کے تحت قرارداد پیش کرنے کی تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010(آرڈیننس نمبر2 بابت 2010)کی مدت میں توسیع کی غرض سے آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کی رُو سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

''صوبائی اسمبلی پنجاب 13۔جون 2010 کو جاری کردہ آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010(آرڈیننس نمبر2 بابت 2010)کی مدت میں آئین کے آرٹیکل128 کی ضمن(2)کی ذیلی ضمن(اے)کی رُو سے نوے دن کی مزید مدت کی توسیع کرتی ہے۔''

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010(مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور 2010 منظور کیا جائے۔

1582

2۔ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی 2010 منظور کیا جائے۔

1583

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 23۔ جولائی 2010

(یوم الجمع، 10۔ شعبان المعظم 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 32 منٹ پر

زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ ﴿73﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَ
أَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ
الْعَامِلِينَ ﴿74﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿75﴾

سُوۡرَۃُ الزُّمَر آیات 73 تا 75

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ (73) وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدہ کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو

(اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے(74) تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے(75)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

وہ کیسا سماں ہوگا وہ کیسی گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر ان کے روضے پر پڑی ہو گی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکارﷺ کا در ہوگا اشکوں کی جھڑی ہو گی
ہو جائے جو وابستہ سرکارﷺ کے دامن سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی
وہ شیشہ دل غم سے میلا نہ کبھی ہوگا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہو گی
چارہ نہ کوئی کرنا ایک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پہلے رانا تنویر ناصر صاحب ایم پی اے کا قلیل المہلت سوال نمبر 4 محکمہ مواصلات و تعمیرات لیتے ہیں۔ جی۔

رانا تنویر احمد ناصر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قلیل المہلت سوال

جلو موڑ تا دریائے راوی سائفن سڑک کی تعمیر کی تفصیلات

4: رانا تنویر احمد ناصر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جلو موڑ تا دریائے راوی سائفن سڑک کی Improvement/Widening کا منصوبہ کب بنا اور اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، کل رقبہ اور دیگر تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) اس سڑک کی قبل ازیں چوڑائی کتنی تھی اور کیا سڑک کو چوڑا کرنے کے لئے کوئی رقبہ بھی ایکوائر کیا گیا ہے؟

(ج) یہ منصوبہ کس کی نشاندہی پر شروع کیا گیا اور اس کے لئے source of funding کیا تھا؟

(د) اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد کون کون سے دیہات کو فائدہ ہوگا اور یہ سڑک کتنی آبادی کی ضروریات کو پورا کرے گی؟

(ہ) اس سڑک کے اطراف میں کس کس سیاستدان اور بیوروکریٹ کی اراضی واقع ہے اور کیا یہ منصوبہ صرف عوام کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا یا محض اشرافیہ کے طبقہ کو نوازنے کے لئے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) جلو موڑ تا راوی سائفن کی وائیڈ ننگ /امپر وومنٹ کا منصوبہ مالی سال 07۔2006 میں تیار کیا گیا۔ اس کا ابتدائی تخمینہ لاگت 157.751 ملین روپے تھا۔ اس کی مدت تکمیل چھ ماہ تھی جس میں 2010۔05۔15 تک توسیع کردی گئی۔ سڑک کی لمبائی 13.95 کلو میٹر ہے۔ اس کی پختہ چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) سڑک کی قبل ازیں چوڑائی 10 سے 18 فٹ تھی اور یہ صرف 10.67 کلو میٹر پختہ تھی بقیہ سڑک کچا راستہ تھا۔ سڑک کو چوڑا کرنے کے لئے کوئی رقبہ ایکوائر نہ کیا گیا ہے کیونکہ سڑک کی تعمیر سرکاری اراضی پر ہی کی گئی ہے۔

(ج) اس منصوبہ کی نشاندہی سول آرمی میٹنگ برائے ترقیاتی منصوبہ جات لاہور کینٹ میں کی گئی اور وزیراعلیٰ کی منظوری سے یہ منصوبہ شروع کیا گیا اور اس کے لئے درکار فنڈ حکومت پنجاب نے دیئے۔

(د) اس سڑک کی تکمیل کے بعد مندرجہ ذیل دیہات کو فائدہ ہو رہا ہے۔

جلو، اتو کے اعوان، جنڈیالہ، بھینی، ملک پور، ڈوگیچ، باگڑیاں، بھسین، ٹھٹہ ڈھلواں، ایچو کی اور تلواڑہ یہ سب کافی بڑے دیہات ہیں۔ ان کی آبادی تقریباً بیس ہزار سے ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

(ہ) اس سڑک کے اطراف میں مختلف شعبہ جات زندگی جس میں زمیندار/کاشتکار/فوجی و سول افسران بھی شامل ہیں کی اراضی واقع ہے جس کی تفصیلات محکمہ بورڈ آف ریونیو سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ منصوبہ عوام کی فلاح کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر سے قبل لوگوں کو زرعی مصنوعات کی نقل و حمل کے لئے شدید مشکلات تھیں کیونکہ پرانی سڑک انتہائی ٹوٹی پھوٹی اور خستہ حالت میں تھی۔ مزید برآں یہ سڑک بارڈر ایریا کی طرف جاتی ہے اور راوی سائفن کے ایریا میں موجود پاکستان آرمی کی نقل و حرکت کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3273 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی، جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور، پی پی۔157 میں فلور ملز کی تعداد

*3273: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔157 لاہور میں کل کتنی فلور ملز ہیں نیز ملز کے نام اور مالکان کے نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 2007 میں مذکورہ ملز کو حکومت کی طرف سے کتنی گندم سپلائی کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) حلقہ پی پی۔157 میں دو فلور ملز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ داتا فلور ملز (میاں لیاقت علی، میاں محمد فیاض) شادی پورہ، بند روڈ، داروغہ والا، لاہور۔

2۔ برکت فلور ملز (حاجی امجد علی)، بیدیاں روڈ، لدھڑ پنڈ، لاہور

(ب) سال 2007 میں ان کو مندرجہ ذیل گندم فراہم کی گئی۔

1۔ داتا فلور ملز 149598 بوری گندم

2۔ برکت فلور ملز 66081 بوری گندم

میزان 215679 بوری گندم

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ملز روزانہ کتنا آٹا شہر میں بھیجتی ہیں اور کیا ان ملز سے حکومت کو کوئی رقم ملتی ہے اور وہ کس کس مد میں ملتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! محترمہ نے سوال کیا تھا کہ پی پی۔157 میں کتنی فلور ملیں ہیں۔ اس میں انہوں نے روزانہ کا کوئی ذکر نہ کیا تھا۔ اگر ان کی تفصیل ان کو چاہئے تو مل جائے گی۔ داتا فلور مل کو جو ٹوٹل گندم سپلائی کی جاتی ہے وہ ایک لاکھ 49 ہزار 5 سو 98 بوری سالانہ ہے۔ دوسری برکت فلور مل ہے جس کو 66 ہزار 81 بوری گندم سالانہ سپلائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ روزانہ کتنا آٹا فروخت کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ روزانہ کی نہیں بلکہ ماہانہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ مل کی جو capacity ہے اس کی باڈی کے حساب سے، فی باڈی پچاس بوری کے حساب سے روزانہ گندم سپلائی کی جاتی ہے۔ اپریل 2007 میں 60 بوری فی باڈی کے حساب سے دی گئی اور پھر ستمبر سے دسمبر تک 25 بوری فی باڈی کے حساب سے دی گئی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ حکومت کو ان ملز سے اگر آمدن ہوتی ہے تو کس کس مد میں ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! محترمہ نے پہلا سوال یہ کیا تھا کہ حکومت روزانہ کے حساب سے کتنا آٹا فراہم کرتی ہے؟ حکومت تقریباً دو ہزار تین سو چونسٹھ تھیلے 20 کلو کے فراہم کرتی ہے۔ حکومت کا مقصد اس میں کمائی کرنا نہیں بلکہ عوام کو سستا آٹا موزوں قیمت پر فراہم کرنا ہے۔ اس میں بزنس کا point of view بالکل مدنظر نہیں رکھا جاتا بلکہ عوام کو subsidized کر کے سستی قیمت پر آٹا مہیا کیا جاتا ہے۔

تعزیت

ممبر اسمبلی محترمہ شگفتہ شیخ کے خاوند کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ جو ہماری ایم پی اے ہیں ان کے خاوند قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ شگفتہ شیخ کے خاوند کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد شفیق خان کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز ممبر نے جناب محمد شفیق خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 3304 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ٹیکسلا میں قائم فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

*3304: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیکسلا میں کتنی فلور ملز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان فلور ملز کو حکومت ماہانہ کی بنیاد پر گندم فراہم کرتی ہے؟

(ج) کتنی فلور ملز بند پڑی ہیں؟

(د) ہر مل کو یکم جنوری 2009 سے آج تک ماہانہ کتنی گندم فراہم کی گئی ہے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ٹیکسلا کینٹ اور اس کے گردونواح میں آٹا کی شدید قلت ہے؟

(و) کیا حکومت اس علاقہ میں آٹا کی قلت دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ٹیکسلا / واہ میں کل 16 فلور ملز ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومتی پالیسی کے مطابق فلور ملز کو روزانہ کی بنیاد پر گندم کا اجراء کیا جاتا ہے ان دنوں گندم مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہونے کی بناء پر اجراء نہیں ہو رہا ہے۔

(ج) کوئی فلور ملز بند نہ ہے۔

(د) ہر فلور ملز کو یکم جنوری سے اپریل 2009 تک جتنی گندم جاری ہوئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) آٹا کی کوئی قلت ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ مارکیٹ میں وافر مقدار میں آٹا دستیاب ہے۔

(و) مارکیٹ میں وافر مقدار میں آٹا دستیاب ہے لہذا آٹا کی قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال 2009 میں دیا گیا تھا اور اس کا جواب بھی 2009 میں ہی آگیا ہے۔ میں محکمہ خوراک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ کم از کم ایک محکمے نے تو ٹائم پر جواب دیا، نہیں تو دو دو، تین تین سال بعد جواب آتے ہیں۔ اس میں جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کتنی تعداد ہے اور وہ کہاں کہاں واقع ہے؟ تفصیل تو شاید میز پر رکھی ہو گی لیکن اس میں کہا گیا ہے کہ 16 فلور ملیں ہیں۔ کیا ابھی بھی 16 ہی ہیں یا پچھلے سال میں کوئی اور فلور مل بھی وہاں بنی ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (ب) میں ہے کہ کیا حکومت ان فلور ملوں کو ماہانہ کی بنیاد پر گندم فراہم کرتی ہے؟ اس سوال میں بھی ماہانہ پوچھا گیا ہے لیکن اس میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق روزانہ کی بنیاد پر گندم دی جاتی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پچھلے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ماہانہ بنیاد پر دی جاتی ہے۔ یہاں پر جو لکھا ہوا ہے وہ روزانہ لکھا ہوا ہے۔ جو سپلائی ہوتی ہے وہ ماہانہ ہوتی ہے یا روزانہ ہوتی ہے؟ کیونکہ انہوں نے پہلے والے سوال کا جواب غلط دیا ہے یا پھر اس سوال کا جواب غلط دیا ہے۔ کہیں نہ کہیں غلطی ضرور ہے کیونکہ دونوں آپس میں clash کرنے والی باتیں ہیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! clash نہ کروائیں، آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اگر روزانہ کے حساب سے سمجھ لیا جائے تو آپ اس کو 30 سے ضرب دے لیں تو ماہانہ ہو جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پھر تو گھنٹے کے حساب سے بھی نکال لیں گے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ پالیسی کیا ہے، ماہانہ کی بنیاد پر دینے کی ہے یا روزانہ کی بنیاد پر دینے کی ہے؟ اس طرح تو ہم گھنٹے اکاؤنٹ کر لیتے ہیں، پھر سیکنڈ اکاؤنٹ کر لیتے ہیں پھر ہفتے اکاؤنٹ کر لیتے ہیں، پھر سال اکاؤنٹ کر لیتے ہیں۔ یہ تو لفاظی والا جواب دے رہے ہیں مہربانی کر کے آپ کوئی proper جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی آپ کو دونوں طرح کا جواب دینا چاہتے ہیں، ماہانہ کا بھی اور روزانہ کا بھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ روزانہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پہلے والے سوال کے جواب میں آپ نے ماہانہ کہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

جناب سپیکر: وہ روزانہ کی بنیاد رکھ لیں میرے خیال میں بہتر بات رہے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اصولی طور پر یہ روزانہ کی بنیاد پر ہی طے کیا جاتا ہے اور ملوں کی اپنی ڈیمانڈ ہوتی ہے، کس کی ڈیمانڈ کتنی ہے اور وہ کتنی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ اس حساب سے گورنمنٹ ان کو سپلائی دیتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کچھ ملز کی تعداد بھی پوچھی ہے وہ بھی بتانا پڑے گی۔ جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! تعداد کے حساب سے 16 فلور ملز ٹیکسلا اور واہ کینٹ کے ایریا میں موجود ہیں اور سب کی سب functional ہیں۔

جناب سپیکر: جی، حضرت! آپ نے سن لیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں وہاں 16 فلور ملز ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے بھی پتا ہے کہ 16 فلور ملز ہیں اور یہ بھی بتا دیں کہ پچھلے سال کوئی نئی فلور ملز نہیں بنی اور جو پالیسی ہے ماہانہ یا روزانہ کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ تو پہلے انہوں نے بتا دیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انہوں نے دونوں جواب اکٹھے دیئے تھے تو میں نے کہا کہ واضح ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! روزانہ کی بنیاد پر supply ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، next question محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! On her behalf and question No:3358 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سستی روٹی کی فراہمی کے لئے جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیلات

*3358: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے فلور ملوں کو سستی روٹی کی فراہمی کے لئے 50 کروڑ روپے کے فنڈز جاری کئے ہیں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن فلور ملوں کو جاری کئے گئے، ان کے نام اور پتا جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سستی روٹی کی فراہمی کے لئے 50 کروڑ روپے کے فنڈز جاری کئے درحقیقت حکومت پنجاب نے 09۔2008 میں سستی روٹی کی فراہمی کے لئے -/2,55,63,95,675 روپے کے فنڈز جاری کئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فلور ملز کے نام اور پتا جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ سستی روٹی کی فراہمی کے لئے کیا پنجاب کے 36 اضلاع میں تمام فلور ملز کو فنڈز برابر فراہم کئے گئے تھے اور اس میں 09-2008 کے فنڈز کا ذکر ہے اور 09-2008 میں ضلع سیالکوٹ کی فلور ملز کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! سیالکوٹ میں جو بیگ سپلائی کئے گئے ہیں وہ 191997 تھے اور ان کو جو subsidies دی گئی وہ -/33,839,940 روپے ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! جو میں نے اس میں پوچھا ہے وہ یہ پوچھا ہے کہ یہ جو فنڈز میں لکھا گیا ہے اس کی amount -/2,556,395,675 روپے ہے اور یہ جو فنڈز 09-2008 میں پورے پنجاب کی تمام فلور ملز کو جاری کئے گئے تھے۔ اس میں سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا پنجاب کی تمام فلور ملز کو یہ فنڈز برابری کی بنیاد پر تقسیم کئے گئے اور وہ amount specifically فی ضلع کیا تھی اور اس میں سے ضلع سیالکوٹ کو کتنی amount جاری کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں فی ضلع تو مشکل ہے کہ وہ اب آپ کو بتا سکیں اور اس کا کوئی نیا سوال بنے گا۔ جہاں تک برابری کا سوال ہے وہ اس کا جواب دیں گے۔ میرے خیال میں کوئی آبادی کے حساب سے بھی ہوتا ہے اور پانی کے لحاظ سے بھی ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! برابر کے لحاظ سے ہو نہیں سکتا کیونکہ ملز چھوٹی بھی ہیں اور بڑی بھی ہیں کچھ علاقوں میں زیادہ ملز ہیں اور کچھ علاقوں میں کم ہیں تو اس لئے برابری کی بنیاد پر یہ نہیں دیا جا سکتا، کسی کی ڈیمانڈ کم ہے اور کسی کی سپلائی کم ہے اس لئے جتنا آٹے کی فراہمی وہ فلور ملز کرتی ہے اسی حساب سے گندم کا کوٹا دیا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹائم ختم ہو گیا۔Sorry جی، محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ تشریف فرما ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: on her behalf.(معزز خاتون ممبر نے محترمہ شبینہ ریاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: چلیں! جی، آپ کی مرضی ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سوال نمبر 3579 ہے اور اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل منچن آباد میں گندم سٹور کرنے کے گوداموں کی تفصیلات

*3579: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل منچن آباد میں گندم کو سٹور کرنے کے گودام کس کس جگہ ہیں اور ان میں کتنی گندم سٹور کی جا سکتی ہے؟

(ب) اس وقت ان گوداموں میں کتنی گندم موجود ہے اور یہ کس کس جگہ ہے اس تحصیل کی ضرورت کتنی گندم کی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل میں مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) تحصیل منچن آباد میں سنٹر منڈی صادق گنج میں 1000.000 میٹرک ٹن کے ناقابل استعمال bins موجود ہیں جن میں گندم سٹور نہ ہو سکتی ہے یہ تحصیل پاسکو کو 02-2001 سے الاٹ شدہ ہیں جہاں سے محکمہ خوراک پنجاب گندم خرید نہ کرتا ہے۔

(ب) اس وقت تحصیل میں محکمہ خوراک کی کوئی گندم موجود نہ ہے اور تحصیل کی شہری آبادی کی ضرورت گندم 5908.300 میٹرک ٹن ہے جس کی ضروریات کو ملحقہ تحصیلوں سے بآسانی پورا کر دیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل منچن آباد میں محکمہ خوراک کا مزید گودام بنانے کا ارادہ نہ ہے کیونکہ یہ تحصیل پاسکو کو مختص برائے خرید گندم ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جز (الف)۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ سوال ہماری طرف سے ہے اور وہ کیسے ضمنی سوال کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ میرا استحقاق ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! یہ آپ نے خود پالیسی بنائی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، That is my right. I can exercise that. آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! ہماری طرف سے سوال تھا اور ضمنی سوال بھی ہمارا حق بنتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اور آپ کی طرف سے کسی نے ضمنی سوال کیا ہی نہیں ہے۔ جب ادھر سے ہوا ہے تو اس کا جواب آنے دیں اور جب آپ کی طرف سے کوئی ضمنی سوال نہ آئے تو وہ بھی معزز ممبرز ہیں وہ بھی کر سکتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! منچن آباد تو کیا ہم پورے پنجاب کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے کہ اس طرح سے cross talk کی جائے تو آپ مہربانی کر کے ان کو منع فرمائیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو منع کر دیا ہے اور اب آپ اپنے سوال کی طرف آئیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں انہوں نے جز(الف) میں لکھا ہوا ہے کہ گندم کو سٹور کرنے کے لئے گودام کس کس جگہ پر ہیں اور اس میں کتنی گندم سٹور کی جاتی ہے۔ اس کا انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ ایک ہزار میٹرک ٹن کے ناقابل استعمال bins موجود ہیں جس میں گندم سٹور نہیں ہو سکتی ہے اور جو تحصیل منچن آباد ہے پاسکو کو 2001-02 سے الاٹ شدہ ہیں جہاں سے محکمہ خوراک پنجاب گندم نہ خریدتا ہے تو یہ جو بغیر استعمال شدہ یہاں پر bins پڑے ہیں؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! منچن آباد تحصیل چونکہ پاسکو کو مختص کر دی گئی ہے۔ وہاں کی گندم کی خریداری اور اس کا سٹور کرنا اب وہ پاسکو کی ذمہ داری ہے لہذا پنجاب حکومت محکمہ خوراک وہاں سے گندم خریدتا ہے اور نہ ہی سٹور کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پاسکو سے متعلقہ ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا سوال پاسکو کے متعلقہ نہیں تھا میرا سوال ان bins کے بارے میں ہے جو وہاں پر پڑے ہیں اور جن میں گندم کو سٹور کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جگہ منچن آباد جہاں پر گندم سٹور نہیں کی جاتی وہاں پر یہ bins پڑے ہیں اور اس کی capacity بھی ایک ہزار میٹرک ٹن جو ایک huge capacity ہے۔ وہ والے علاقے جہاں پر گندم زیاد تعداد میں ہوتی ہے لیکن اس کے لئے storage capacity نہیں ہے تو یہ bins جو یہاں پر استعمال ہی نہیں ہو رہے تو ان کو وہاں پر کیوں نہیں شفٹ کیا جاتا، ہماری بہت ساری گندم ایسی ہے جو صرف سٹوریج capacity نہ ہونے کی وجہ سے کھلے آسمان کے نیچے پڑی رہتی ہے اور ضائع ہو جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! وہاں پر جو ایک ہزار میٹرک ٹن کے bins موجود ہیں وہ ناقابل استعمال ہیں اور وہ اتنے پرانے ہو چکے ہیں کہ وہ اب استعمال میں نہیں آ سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ پاسکو کے under آتا ہے اور اس کی خریداری ساری کی ساری پاسکو کرے گا اس لئے صوبائی حکومت اس میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: جی!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ جواب sufficient نہیں ہے اور یہ چونکہ پاسکو کے ہیں اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے وہ ناکارہ ہیں اور استعمال نہیں ہو سکتے تو اب کیا کیا جائے؟ جی، اگلا سوال بھی محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال نمبر 3580 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: On his behalf. (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4179 ہے اور اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

صوبہ پنجاب میں شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***4179: چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں شوگر ملز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا کسی شوگر مل کے ذمہ اس وقت کوئی شوگر سیس بقایا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شوگر سیس سے کئی منصوبہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں اس رقم سے گزشتہ پانچ سالوں میں کوئی منصوبہ مکمل کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 46 شوگر ملز واقع ہیں جن میں 45 شوگر ملز کام کر رہی ہیں۔ ایک شوگر مل (جی بی شوگر ملز پسرور ضلع سیالکوٹ) اپنی نیلامی سے آج تک کام نہیں کر رہی ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کی سات شوگر ملوں کے ذمہ کرشنگ سیزن 10-2009 کی مد میں -/1,05,45,922 روپے واجب الادا ہیں۔ ان ملوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی شروع کی جا چکی ہے اور تمام کیسز کین کمشنر پنجاب کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ مل وائز تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن کے تین اضلاع منڈی بہاؤالدین ،حافظ آباد اور گجرات میں کل 39 منصوبے منظور کئے گئے ہیں جن میں سے 38 مکمل ہو چکے ہیں اور ایک منصوبہ زیر تکمیل ہے۔ تفصیل منسلکہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ crushing season 2009-10 کی مد میں کچھ رقم واجب الادا ہے، کیا اس سے پہلے سالوں کی بھی کوئی رقم یا بقایاجات ہیں اور اگر ہیں تو کیا یہ جو claim cases کمشنر کے پاس چل رہے ہیں اس میں کیا remedy and penalties ان ملز پر لاگو ہو سکتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 2009-10 کے دوران جو رقم واجب الادا ہے ابھی تک باقی ہے وہ 1,545,992/- روپے ہیں اور ان ملوں کے خلاف کارروائی شروع ہو چکی ہے اور تمام کے تمام کیسز وہ Commissioner Sugarcane کے پاس عدالت میں موجود ہیں تو جو نہی ان کے فیصلے ہوں گے ان کے مطابق ان پر عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ کسان کس کا دروازہ کھٹکھٹائیں، وہ ہمیں بتائیں اور اس ہاؤس کو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! پہلے سالوں کے کوئی بقایاجات نہیں ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کا طریق کار کیا ہے، کن کن لوگوں نے پیسے جمع نہیں کروائے اور یہ پیسا کن کن منصوبوں پر خرچ ہو سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ پیسے ریسرچ فنڈز، ڈویلپمنٹ کے منصوبوں، maintenance اور bridges کے منصوبوں اور اس علاقے کی ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جو roads ملوں کو جاتے ہیں ان کی maintenance and rehabilitation پر خرچ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو سیس کا معاملہ ہے جو بقایا جات ابھی ملوں کے ذمے ہیں اس میں آپ کیا پیشرفت کر رہے ہیں، جن کے بقایا جات ابھی ملوں کے ذمے ہیں وہ کہاں اور کس سے ملیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! Cane Commissioner Punjab کی عدالت کے اندر وہ cases موجود ہیں وہ چل رہے ہیں جونہی ان کے فیصلے ہوں گے ان کے مطابق اس پر عمل ہو گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں نے طریق کار پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ طریق کار میں سمجھ گیا ہوں وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! آپ کو تو پتا ہے ہمیں نہیں پتا اگر وہ بتائیں گے تو اگلا سوال کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ذرا ان کو بتا دیں کہ کہاں خرچ کرتے ہیں۔ ویسے انہوں نے بتایا تو ہے کہ bridges پر خرچ کرتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: میں نے پوچھا ہے کہ وہ طریق کار کیا ہے؟ باقی ملوں نے تو جمع کروا دیا ہے ان 7 نے نہیں کروایا وہ طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جی، کیا وہ وصولی کا طریق کار پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہیں شوگر سیس جمع نہ کروانے کی وجہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): اس سلسلے میں کسانوں سے جو ادائیگیاں ہونا باقی ہیں ملوں کو، ان کو 394 نوٹس دیئے گئے ہیں اور 91 ایف آئی آر درج ہو چکی ہیں۔ ان cases کے جب عدالت میں فیصلے ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ کر لیں۔ اس بارے میں بہت سی شکایات ہیں۔ ملز مالکان ایک عرصے سے لوگوں کو پریشان کر رہے تو آپ اس کا سختی سے نوٹس لیں اور ان کی رقوم ان کو دلوائیں۔ جی، یہ سوال ختم ہو گیا bell ہو گئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،ایک فقرے میں بات کر لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ کسانوں کے ذمہ ہیں، شوگر سیس تو وہ خود کاٹتے ہیں اس میں سے جو وہ کسانوں کو payment کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کسانوں کے ذمے ہے۔آپ سمجھ نہیں پا رہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں سمجھ گیا ہوں انہوں نے بعد میں بات کر دی ہے۔انہوں نے کہا ہے، اس کے بعد انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ملز کے ذمہ ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! cases کا فیصلہ کب ہونا ہے اس کی تاریخ دی جائے اور جتنا late ہوا ہے اس پر interest کون دے گا؟

جناب سپیکر: جی، یہ جلدی سے بتائیں، اس کا فیصلہ کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! interest کا سوال تو یہاں پر بنتا ہی نہیں۔آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ رقم کب واپس ہو گی اور عدالتوں سے فیصلے کب ہوں گے؟ یہ cases جو ہیں یہ Sugar Cane Commissioner کی عدالت میں ہیں اور جونہی فیصلہ ہو گا۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: آپ date دیں گے کہ کب تک فیصلہ ہو گا اور جو late ہوا ہے اس پر interest کون دے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! چھیالیس ملوں میں سے صرف چھ ملوں کے ذمہ کچھ پیسے باقی ہیں۔باقی چالیس ملوں کی پوری رقوم ادا ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: ان چھ ملوں کا آپ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ان کے نام بھی دیئے گئے ہیں اور ان کے ذمہ جو amount ہے وہ بھی دی گئی ہے۔ان کے cases عدالت میں موجود ہیں۔اب عدالت کے فیصلے کا میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: ان ملوں کے نام بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے اس کو ذرا expedite کروائیں، لوگوں کا بھلا ہو گا، فائدہ ہو گا۔ اگلا سوال بھی چودھری اسد اللہ صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب اللہ رکھا: On his behalf. (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی۔

جناب اللہ رکھا: سوال نمبر 4182 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد میں انتظامی ڈھانچہ و دیگر تفصیلات

*4182: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع حافظ آباد میں محکمہ خوراک کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ مذکورہ محکمہ عوام کی بھلائی کے لئے کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

ضلع حافظ آباد میں گندم کی خریداری پاسکو کے ذمہ ہے محکمہ خوراک کا اس ضلع میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر تعینات نہ ہے تاہم اس ضلع کا انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر گوجرانوالہ کے پاس ہے۔

محکمہ خوراک کے گودام حافظ آباد، کالیکی اور سکھیکی میں واقع ہیں ان سنٹروں پر جو عملہ تعینات ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1	علی امام زیدی	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر
2	رانا ارشاد احمد	فوڈ گرین انسپکٹر
3	خالد امتیاز	فوڈ گرین سپروائزر
4	نوعدد چوکیداران	

ضلع حافظ آباد میں عوام الناس کو سستا آٹا مہیا کرنے کے لئے گندم کا اجراء ملوں کو کیا جاتا ہے۔
مختلف پیکجز حکومت جو عوام کی سہولت کے لئے متعارف کرواتی ہے اس کے تحت محکمہ خوراک ضلعی انتظامیہ کی بھرپور معاونت سے سستا آٹا مہیا کرتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا پڑھا ہے؟

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میں پڑھ کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع حافظ آباد میں عوام الناس کو سستا آٹا مہیا کرنے کے لئے گندم کا اجراء ملوں کو کیا جاتا ہے۔ مختلف پیکجز حکومت جو عوام کی سہولت کے لئے متعارف کرواتی ہے اس کے تحت محکمہ خوراک ضلعی انتظامیہ کی بھرپور معاونت سے سستا آٹا مہیا کرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ گندم جو ملوں کو مہیا کی جاتی ہے یہ صرف سستے آٹے کے لئے کی جاتی ہے یا جو آٹا ہم روزمرہ میں استعمال کرتے ہیں اس کے لئے بھی؟

چوہدری عبداللہ یوسف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! تشریف رکھیں، وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ میں آپ سے بار بار کہہ چکا ہوں، میں آپ کا مشکور ہوں۔

چوہدری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحبان یہاں موجود نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کے سامنے تین چار منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں۔

چوہدری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! جن کے سوالات ہوتے ہیں وہ کیوں نہیں آتے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی سوال نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس مکمل اختیارات ہوتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! حکومت صرف ان ملوں کو subsidize rate پر گندم فراہم کرتی ہے جس گندم سے سستا آٹا ان تنوروں کو دیا جاتا ہے جہاں سستی روٹی ملتی ہے یا جب حکومت سستے آٹے کا کوئی پیکج دیتی ہے۔ اب حکومت کا ارادہ ہے

کہ subsidize نرخ پر لوگوں کو گندم سپلائی کرے مگر فی الوقت صرف سستا آٹا دینے کے لئے subsidized rate کیا جاتا ہے عام sale کے لئے ان کو subsidize پر گندم نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4437 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب، آٹا پر سبسڈی دینے کا مسئلہ

*4437: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 09۔2008 کے دوران حکومت پنجاب نے آٹا پر سبسڈی کی مد میں کتنی رقم خرچ کی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آٹا پر سبسڈی تمام شہری علاقہ جات میں دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع خوشاب میں آٹا پر سبسڈی نہیں دی جا رہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع خوشاب میں بھی آٹا پر سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) حکومت پنجاب آٹا کی قیمتوں کو ایک حد کے اندر رکھنے کے لئے سبسڈائز گندم کا اجراء کرتی ہے۔ سال 09۔2008 میں گندم پر۔/4,436,832,545 روپے سبسڈی خرچ کی، اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے سستی روٹی سکیم پر بھی۔/2,556,395,675 روپے سبسڈی خرچ کی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ضلع خوشاب میں آٹا پر سبسڈی نہیں دی جا رہی، حکومت پنجاب آٹے اور گندم پر جو سبسڈی دے رہی ہے اس سے صوبہ بھر کے تمام صارفین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب تمام اضلاع بشمول ضلع خوشاب میں بھی آٹے اور گندم کی مد میں سبسڈی خرچ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع خوشاب میں گندم کی سبسڈی کے لئے کتنی رقم دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: ضلع خوشاب میں گندم کے لئے سبسڈی پر کتنی رقم دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! کسی خاص ضلع کے لئے الگ سے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ گندم کے اوپر سبسڈی 4۔ارب روپے ہے وہ پورے پنجاب کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں سے ان کے ضلع کی نکال کر بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! کسی خاص ضلع کے لئے الگ سے رقم مختص نہیں ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! حکومت پنجاب ضلعوں یا floor mills کو جو سبسڈی دیتی ہے کیا وہ direct دیتی ہے اگر direct دیتی ہے تو اس کا کوٹا کتنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں آپ کا سوال سمجھ نہیں سکا، کیا آپ اس کے اوپر سے پڑھ کر ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے اس کے اوپر لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ضمنی سوال پوچھیں، اِدھر سے نہ پڑھیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! یہ میں نے ضمنی سوال پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ بتائیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ضلع خوشاب میں subsidized آٹا ڈی سی او صاحب دیتے ہیں یا ملوں کو direct دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ ڈی سی او صاحب دیتے ہیں یا ڈی ایف سی دیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): حکومت ملوں کو صرف سستی گندم فراہم کرتی ہے الگ سے فنڈ کی شکل میں نہیں دیتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بس جی، آگے چلیں۔ آگے بھی آپ کا سوال ہے۔ اس کا نمبر بولیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4438۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب، شوگر سیس فنڈز کی تفصیلات

*4438: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان**: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شوگر سیس کی رقم کے استعمال کے لئے شوگر سیس کمیٹی کی تقرری کا اختیار کس کو ہے؟

(ب) شوگر سیس کمیٹی کے ممبران کی تقرری کا معیار کیا ہے، کیا ممبران قومی و صوبائی اسمبلی بھی اس میں شامل ہوتے ہیں؟

(ج) شوگر سیس فنڈ کو نکلوانے اور خرچ کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے؟

(د) ضلع خوشاب میں شوگر سیس کی مد میں یکم جنوری 2005 سے آج تک کتنی رقم جمع ہوئی اور کس کس ملز سے وصول ہوئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈز سے جو ترقیاتی منصوبے مکمل ہوئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں یہ منصوبے کس کس اتھارٹی نے منظور کئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) شوگر سیس کی رقم کے استعمال کے لئے شوگر سیس کمیٹی کی تقرری کا اختیار رول نمبر 9 پنجاب شوگر کین سیس (ڈویلپمنٹ) سیس رولز 1964 کے تحت صوبائی حکومت یعنی چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے۔

(ب) شوگر سیس کمیٹیز ڈویژنل سطح پر اور ضلع کی سطح پر کام کرتی ہیں ڈویژن کی سطح پر شوگر سیس کمیٹی کے ممبران کی تعداد 10 ہے جس میں ڈویژنل کمشنر چیئرمین / 7 ممبران سرکاری ،ایک ممبر بطور نمائندہ کسان / کاشتکاران، ایک ممبر بطور نمائندہ شوگر ملز شامل ہوتا ہے۔ ضلع کی سطح پر شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی میں ڈی سی او چیئرمین، 6 سرکاری ممبران، 2 ممبران بطور نمائندہ کسان / شوگر کین پیدا کرنے والے اور 2 ملز کے نمائندے ہوتے ہیں اور ایک ممبران متعلقہ MPA ہوتے ہیں جن کے حلقہ میں شوگر مل واقع ہوتی ہے۔

(ج) شوگر سیس فنڈ کو نکلوانے اور خرچ کا اختیار متعلقہ ڈی سی او کے پاس ہوتا ہے۔

(د) ضلع خوشاب میں شوگر کین سیس فنڈ میں یکم جنوری 2005 سے لے کر 09۔2008 تک 4,40,00,099/- روپے سیس کی مد میں جمع ہوئے ہیں جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) شوگر سیس کے تحت تمام ترقیاتی منصوبوں کی منظوری یکم جنوری 2009 سے پہلے صوبائی شوگر سیس کمیٹی کا اختیار تھا جو کہ بعد ازاں ڈویژنل سیس کمیٹی کو تفویض کیا جا چکا ہے۔ یکم جنوری 2005 سے لے کر آج تک شوگر سیس فنڈ کے تحت اب تک 9 منصوبوں کی منظوری دی جا چکی ہے جن میں سے 8 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور ایک پر کام جاری ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جواب بھی ماشاء اللہ شیطان کی آنکھ جتنا ہے۔ اس پر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں نے اس میں یہ پوچھا تھا کہ ضلع خوشاب میں کتنا شوگر سیس اکٹھا ہوا ہے لیکن انہوں نے مجھے جو تفصیل دی ہے یہ پورے سرگودھا ڈویژن کی دی ہے۔

جناب سپیکر: ڈویژن کی یا ضلع کی؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے سرگودھا ڈویژن کی تفصیل دی ہے جو میرے پاس ہے۔ اس میں ہماری صرف کوہ نور شوگر مل ہے۔ نیشنل شوگر مل سرگودھا، یوسف عبداللہ مل شاہ پور، نون شوگر مل بھلوال ہیں۔

جناب سپیکر: ساری اطلاعات آپ کو دے دی ہیں۔ آپ کے ضلع کی کون سی ہے؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میرے ضلع کی کوہ نور شوگر مل، جوہر آباد ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ کوہ نور شوگر مل کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ضلع خوشاب میں جو شوگر مل ہے اس کے 09-2008 تک 4 کروڑ 40 لاکھ 99 روپے شوگر سیس کی مد میں جمع ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: .very good جی!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔۔

جناب سپیکر: پہلے ان کو پوچھنے دیں جن کا سوال ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے جو تفصیل دی ہے اس کے مطابق شوگر سیس کی رقم سے 9 سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ ان میں میرے حلقے کی ایک سڑک بھی نہیں ہے۔ چار یونین کونسلیں cane growing areas سے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: انہوں نے یہ تفصیل دی ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ شوگر سیس سے کون کون سی سڑکیں بنتی ہیں؟

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ No cross talk

رانا محمد افضل خان: جناب والا! شوگر سیس کے متعلق انتہائی اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: No please! ایک منٹ مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: ایک تفصیل انہوں نے بتائی ہے کہ 80 لاکھ روپے کی جو سڑک ہے وہ caped ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا ہو گئی ہے؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب والا! یہ سڑک جو ہے This scheme has been caped due to non availability of right of way. تو وہ 80 لاکھ روپیہ کی رقم کہاں گئی ہے؟

جناب سپیکر: آپ سن رہے ہیں، 80 لاکھ روپے کی رقم کہاں گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! ایک تو میں ان کا سوال سمجھ بھی نہیں سکا۔ دوسرا یہ ہے کہ جو سکیمیں دی گئی تھیں وہ ساری کی ساری مکمل ہو چکی ہیں اور یہ منصوبے کسان اور شوگر مل جو کہ سیس کمیٹی کے ممبران ہوتے ہیں وہ پیش کرتے ہیں اور سیس کمیٹی ان کو منظور کرتی ہے۔ اگر ان کے حلقے میں نہیں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے ان کو تو بولنے دیں۔ حضور! آپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے اس سوال پر محنت کی ہے وہ کچھ جاننا چاہتے ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ جو تفصیل دی ہے اس میں نمبر 3 پر ہے کہ 80لاکھ روپے کی سڑک زمین نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بنائی گئی تو پھر یہ رقم کہاں گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ ہماری رقم کہیں گم ہو گئی ہے اس کو تلاش کر کے آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جو فنڈز کسی جگہ خرچ نہیں ہوتے وہ lapse ہو جاتے ہیں، وہ واپس پھر اس خزانے میں چلے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنی سکیمیں دینی چاہیئں تھیں، اگر انہوں نے سکیمیں نہیں دیں تو اس میں کچھ ان کی اپنی کوتاہی کہہ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ الفاظ واپس لیں۔ یہ کوتاہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں غلط الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات ہو گئی، آپ تشریف رکھیں۔ ان کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ۔۔

MR SPEAKER: Question is over now.

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب اس پر ضمنی سوال نہیں ہو گا اب next question پر ہو گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ جو ڈویژنل سپیس کمیٹی ہے اس کے کل ممبران کی تعداد دس ہے جن میں سے سات سرکاری ممبران ہیں۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سیس کا پیسا کیسے خرچ ہوتا ہے، شوگر ملیں وقت پر payment کیوں نہیں کرتیں ؟اس سوال کے اندر ہی اس کا جواب ہے کہ جب عوامی نمائندگی نہیں ہو گی، 7 سرکاری ممبران ہوں گے اور تین غیر سرکاری ممبران ہیں ان میں کاشتکاروں کا ایک نمائندہ ہے۔ایک نمائندہ شوگر مل والوں کا ہے جو پیسے دیتے ہی نہیں۔ جن کو تکلیف ہے، جن کے پیسے سے سڑکیں نہیں بن رہیں، جن کو بروقت گنے کی قیمت نہیں مل رہی ان کمیٹیوں میں ان کی تو نمائندگی نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ 51 فیصد عوام کی نمائندگی ہو؟(نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سیس کمیٹیاں آخری دفعہ کب nominate ہوئی تھیں، ان کو nominate ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ایک تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے نمائندگان جن کاشتکاروں کے پیسے شوگر سیس کے ذریعے آتے ہیں ان کی نمائندگی زیادہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں کسانوں کے نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں اور عوامی نمائندے بھی موجود ہوتے ہیں۔ جس علاقے میں وہ شوگر مل موجود ہو اس علاقے کا ایم پی اے بھی اس کا ممبر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: لیکن آپ کو اس کو دوبارہ دیکھنا پڑے گا۔ میں خود اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل لے کر دے دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں گے مجھے بات کرنے دیں۔ یہ دیکھیں کہ اس کا نوٹیفکیشن کب کا ہے اور اس area پر جہاں یہ شوگر ملز ہیں ان کے کتنے ممبران کو نمائندگی دی گئی ہے؟ آئندہ جب ہمارا اجلاس ہو گا تو آپ کو اس کا جواب ہاؤس کے اندر دینا پڑے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! یہ بنیادی معاملہ ہے یہ مسائل کے حل کی جڑ ہے اس لئے یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر deliberations ہوں اور اس میں تبدیلی لائی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب میں اس پر ruling دے چکا ہوں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے ایوان کی میز پر جوابات جو پیش کئے ہیں اس کمیٹی میں کسی ایم پی اے کا ذکر نہیں ہے اور جواب میں انہوں نے ایک ایم پی اے کا کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ میں نے ان سے پتا کر لیا ہے، وہ معاملہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے ان کو اسی لئے کہہ دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سب کی بات کر رہا ہوں اپنی اکیلے کی تو بات نہیں کر رہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کل بھی عرض کی تھی اور آج پھر کر رہا ہوں۔ یہ جو 2005 سے لے کر آج تک شوگر سیس کا پیسا اکٹھا ہو چکا ہے اور mills نے بھی جمع کروا دیا ہے وہ اضلاع کو ٹرانسفر نہیں کیا گیا۔ وہ پیسا فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہے اس پر کئی letter جاری کر کے Cane Commissioner نے پیسے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں اس کی پالیسی ایسی ہونی چاہئے کہ جس area میں وہ شوگر مل ہے کم از کم یہ اس area کو تو develop کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ہمارا لوکل پیسا ہے۔ اس میں پنجاب گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل ہے، Cane Commissioner کا ہے اور نہ ہی Secretary Food کا ہے۔ پتا نہیں وہ پیسا ان کے پاس آتا کیوں ہے؟ وہ ہمارے اضلاع کا ہے ہمارے اُدھر DCOs کے پاس ہو۔ پہلے کمشنر کے پاس ایک میٹنگ ہوا کرتی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یقیناً ہونی چاہئے۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے ایک میٹنگ ہوا کرتی تھی۔ اس میں سکیمیں identified ہوا کرتی تھیں، ٹینڈر ہوتا تھا اور کام شروع ہو جاتا تھا۔ 2005 سے لے کر آج 2010 تک کہیں پر ایک سڑک نہیں بنی۔ Crushing season شروع ہونے والا ہے کہیں پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اس پر میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گا کہ آج Secretary Food اگر تشریف لائے ہیں تو اجلاس کے بعد وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور اس پر کوئی policy statement دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یہ پانچ، پانچ سال ہمارا پیسا استعمال کرتے ہیں، کیا اس پر یہ ہمیں کوئی markup دیتے ہیں، کس لئے انہوں نے ہمارا یہ پیسا رکھا ہوا ہے؟ آج اجلاس کے بعد یہ ensure کروائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ late آئے ہیں۔ میں اس سے پہلے ان سے یہ بات کر چکا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تو ان سے کہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں اور کس طرح کہوں؟ میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے اجلاس میں کہا ہے۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ پندرہ دن بعد اجلاس دوبارہ آ جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پندرہ دن بہت ہوتے ہیں۔ Crushing season start ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر: آج نہیں ہو رہا۔ (قہقہہ)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کے پاس جو پیسے پڑے ہیں وہ کیوں نہیں ٹرانسفر کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے پہلے وہ بات کر لی ہے وہ cases pending ہیں کسی Cane Commissioner کی۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ ایک لفظ کہہ دیں کہ آج ادھر بیٹھ کر ان کا مسئلہ حل کرنا ہے تو ہمارا مسئلہ حل ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا مسئلہ حل ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ ان کو کہہ دیں کہ آج کرنا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جلد کریں گے، بہت جلد کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: آپ حکم کریں ہمارا کام ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس میں جلدی کریں۔ جن سے آپ نے شوگر سیس وصول کرنا ہے ان کو آپ notices دیں یا ان کے خلاف آپ جو کارروائی کر سکتے ہیں وہ کریں یہ پیسا ان کا نہیں ہے، یہ پیسا عوام کا ہے، یہ پیسا کسانوں کا ہے اور یہ اس کو کیسے رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں؟ کسانوں کے بقایا جات فوری طور پر ادا ہونے چاہئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ ایسا ہی ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): لیکن میرے دوست indicate تو کریں کہ کس علاقے میں کون سے فنڈز منجمد پڑے ہیں اور استعمال میں نہیں آئے۔

جناب سپیکر: کیا آپ پھر یہ پنڈورا باکس کھولنا چاہتے ہیں؟ آپ اس بات کو رہنے دیں چونکہ آپ اس میں خسارے میں جائیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے پیسے نہیں دینے لیکن ہم نے آج سیکرٹری صاحب کا گھیراؤ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: یہ پیسا عوام کا ہے اور انہیں یہ پیسے دینے پڑیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: اگر یہ آج اجلاس کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات نہیں کریں گے تو پھر ہم اسمبلی کے باہر ان کا گھیراؤ کریں گے اور پیسے لے کر چھوڑنا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں کرنا۔ میں نے ایک بات کہہ دی ہے اب انشاء اللہ اس پر عمل ہوگا۔ چودھری صاحب! آپ کسی کے ذمے لگا دیا کریں آپ کہاں اس جھنجٹ میں پھنستے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! سوال نمبر 4953 ہے۔

جناب سپیکر: اب مجھے کہنا پڑے گا کہ آپ سوال نمبر بولیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بولا ہے پھر عرض کر دیتا ہوں کہ سوال نمبر 4953 ہے اور میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں دھان کی سرکاری خریداری کی تفصیلات

*4953: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے کئی شہروں میں دھان کی سرکاری خریداری نہ ہونے کے باعث کاشتکار سخت پریشان ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کاشتکاروں کی پریشانی دور کرنے اور دھان کی فصل کو damage سے بچانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دھان کی خریداری وفاقی حکومت بذریعہ پاسکو کرتی ہے۔ حکومت پنجاب دھان کی خریداری نہ کرتی ہے مگر اس سال 2009 میں حکومت پنجاب کی ہدایت پر ضلع شیخوپورہ میں 6384.520 میٹرک ٹن اور گوجرانوالہ میں 4779.775 میٹرک ٹن دھان کی خریداری کی گئی جس کی وجہ سے دھان کا مارکیٹ میں ریٹ -/100 سے -/150 روپے فی 100 کلو گرام بہتر ہو گیا۔ اور دھان کے کاشتکاروں کی پریشانی کا حکومت پنجاب نے بروقت ازالہ کر دیا۔

(ب) جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت پنجاب نے دھان کے کاشتکاروں کی پریشانی کا بروقت ازالہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں لکھا ہے کہ دھان کی خریداری وفاقی حکومت بذریعہ پاسکو کرتی ہے پنجاب حکومت دھان کی خریداری نہ کرتی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب کو دھان کے خریداروں کی مدد کرنے کے لئے کوئی قانون مانع ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! قائد حزب اختلاف پوچھ رہے ہیں کہ اگر پنجاب حکومت دھان کی خریداری کرے تو کیا کوئی امر مانع ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 2000 سے 2008 تک تو ان کی اپنی حکومت تھی کیا اس میں انہوں نے کوئی ایسی پالیسی وضع کی؟

جناب سپیکر: آپ یہ چھوڑیں۔ انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): ابھی فی الحال حکومت پنجاب اس کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کہ وہ دھان کی خریداری اس طریقے سے کرے جس طرح گندم کی کرتی ہے۔ ابھی تک کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی پالیسی نہیں آئی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسی پالیسی نہیں ہے۔ گندم 60 لاکھ ٹن تک خریداری کا عزم کیا گیا اور اسی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ فصل کا دانہ دانہ اٹھایا جائے گا اور یہ دھان بھی اسی دانے دانے میں آتا ہے۔ کیا اس سال کوئی ایسی پالیسی بنائیں گے کہ دھان کے کاشتکار کی مدد ہو سکے۔ کیا اس سال اس کے لئے کوئی پالیسی آ رہی ہے یا اس کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹی صاحب! کیا اس بارے میں آپ کی وفاقی سطح پر کوئی میٹنگ ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): میں ابھی تک اس بارے میں کوئی خاص بات نہیں کر سکتا چونکہ سوال یہ آیا تھا کہ دھان کی خریداری ہو سکتی ہے یا نہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ ابھی تک دھان کی خریداری پنجاب حکومت کی پالیسی میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے اس کا کوئی طریقہ اختیار کریں اور اس طرح کے بیانات سے اچھا نہیں ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): ٹھیک ہے۔

مخدوم محمد ارتضیٰ: کیا بات ہے Well done

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ تو میرے سوال کا مکمل جواب ہی نہیں دے پا رہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ categorically بتائیں کہ پنجاب کے ہر ضلع میں دھان کا کاشتکار موجود ہے لیکن تیسرا سال گزرنے کو ہے اور ان کے اپنے وعدے کے باوجود انہوں نے ابھی تک کوئی پالیسی نہیں بنائی۔ کیا یہ اس سال پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ یہ صرف ارادہ ہی بتا دیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے چار اضلاع میں دھان کی خریداری کی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحبہ ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ہیں یا کون ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے information کی بات کی ہے۔ آپ بیٹھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب واضح کر دیں تاکہ آپ کا بھی وقت بچے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں، ان کا سوال ہے اور آپ انہیں جواب لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اس کو بڑا simplify کر دیتا ہوں کہ کیا حکومت پنجاب اس سال پنجاب کے اندر دھان کی خریداری کرے گی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کہہ دیں کہ آپ کے ارادے اچھے ہیں، کوئی طریق کار بنائیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! بجٹ میں کوئی allocation نہیں ہے تو کیسے خریداری کی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 2009 میں شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں دھان کی خریداری کی گئی اور اگر یہ تجربہ اچھا رہا تو یقیناً حکومت پنجاب دھان کی خریداری کا ارادہ رکھے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں نے categorically پوچھا ہے کہ اس سال کریں گے یا نہیں؟

جناب سپیکر: حکومت کسانوں کی بہتری کا ارادہ رکھتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! تیسرا ضمنی سوال کرنا میرا حق ہے تو میں وہ کر لیتا ہوں۔ اگر خزانہ میں دھان کے کاشتکاروں کے لئے کچھ نہیں ہے تو کیا حکومت اس کے لئے O.D یا loan لینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، میں پھر سوال دہرا دیتا ہوں کہ اگر حکومت پنجاب کے خزانے میں دھان کی خریداری کے لئے پیسے نہیں ہیں تو کیا حکومت پنجاب کا اس کے لئے مرکزی حکومت سے درخواست کر کے O.D یا loan لینے کا ارادہ ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میرے خیال میں آپ کو اس بارے میں مرکزی حکومت سے رابطہ کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): انشاءاللہ ہو گا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ انہیں جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): حکومت پنجاب نے کسانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی آسانی کے لئے ہر قدم اٹھایا ہے اور آئندہ بھی ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے تمام اقدامات اٹھائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد نوید انجم کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5015 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چینی کی مد میں سبسڈی دینے کی تفصیلات

*5015: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں چینی پر سبسڈی کی مد میں کتنی رقم مختص ہے؟

(ب) لاہور شہر میں چینی پر کتنی رقم سبسڈی کی مد میں خرچ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) صوبہ پنجاب چینی کی سبسڈی کی مد میں کوئی بھی رقم مختص نہیں کرتا ہے۔ تاہم 10-2009 ماہ رمضان کے مہینہ میں حکومت نے عوام کو سستی چینی مہیا کرنے کے لئے -/5 روپے سبسڈی فی کلو گرام ادا کی تھی اور اس مقصد کے لئے 1270.680 ملین روپے کی رقم چینی خریدنے کے لئے فراہم کی گئی جس میں سے 651.583 ملین روپے چینی خریدنے پر خرچ کئے گئے اور سبسڈی کی مد میں 69.202 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ چینی کی سبسڈی کی مد میں لاہور شہر کے لئے کوئی بھی رقم مختص نہیں کی گئی تاہم 10-2009 میں ماہ رمضان میں عوام کو سستی چینی مہیا کرنے کے لئے لاہور کے لئے 82.080 ملین روپے رقم مہیا کی گئی تھی اور ڈی سی او لاہور کی رپورٹ کے مطابق ضلع لاہور میں چینی کی سبسڈی کی مد میں 15.935 ملین روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) میں کہا ہے کہ چینی کے لئے بالکل سبسڈی نہیں رکھی گئی تھی پھر جز(ب) میں کہا ہے کہ 82.080 ملین روپے چینی کی سبسڈی کے لئے مہیا کئے گئے- میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ پیسے کس مد میں سے نکال کر دیئے گئے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ہی بتا سکتا ہے اور یہ سوال ان سے متعلقہ نہیں ہے- آپ بیٹھیں- کیا آپ انہیں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ ہماری قوم کا پیسا ہے اور ہمیں پتا چلنا چاہئے کہ یہ کس جگہ سے نکال کر دیئے گئے ہیں-

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں- انشاء اللہ قوم کا ایک پیسا بھی ضائع ہونے کا شائبہ نہیں ہے-

جناب محمد نوید انجم: یہ کس مد میں سے نکال کر دیئے گئے ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وزراء صاحبان کو خود تشریف لانی چاہئے -

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں- پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے سکتے ہیں- ضروری نہیں کہ منسٹر صاحب ہی جواب دیں- پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو 82 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے یہ کہاں سے آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جو رقم سبسڈی کی مد میں رکھی گئی ہے یہ اس میں سے آئی ہے-

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) میں بتایا ہے کہ سبسڈی کی مد میں تو رکھا ہی کچھ نہیں ہے-

جناب سپیکر: جی؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) میں فرمایا ہے کہ حکومت پنجاب چینی کی سبسڈی کی مد میں کوئی رقم مختص نہیں کرتی- جب یہ رقم سبسڈی کی مد میں رکھی ہی نہیں گئی تو یہ کس head سے نکالی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!یہ رقم سپلیمنٹری گرانٹ میں سے دی جاتی ہے جیسا کہ پچھلے سال بھی کیا تھا کہ رمضان پیکج میں عوام کو چینی -/45روپے کی بجائے -/40روپے کے حساب سے -/5روپے فی کلو گرام سستی دی گئی تھی اور اس دفعہ بھی ایسا ہی ہو گا اور یہ رقم سبسڈی کی مد میں سے ہی نکالی جاتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

مخدوم محمد ارتضیٰ:جناب سپیکر!وقفہ کر دیں گورنمنٹ کے لئے شرمندگی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر:آپ خود گورنمنٹ ہیں خیال کریں۔

مخدوم محمد ارتضیٰ:اچھا پھر میں جا رہا ہوں۔

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ 80 ملین روپے ان کو grant ملی ہے اس میں سے 16 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں تو باقی رقم کہاں گئی؟

جناب سپیکر:نوید انجم صاحب کہہ رہے ہیں کہ خرچ تو 16 ملین روپے ہوئے ہیں، باقی پیسے کدھر گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):جناب سپیکر!وہ پڑے ہوئے ہیں، کوئی ان کو لے کر نہیں جا رہا، وہ پیسے محکمے کے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر:نوید انجم صاحب!وہ پیسے خزانے میں موجود ہیں۔جی، محترمہ!آپ بھی فرما لیں۔ویسے گھنٹی تو بج چکی ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید:جناب سپیکر!جب مجھے بات کرنی ہوتی ہے تو پھر گھنٹی بھی بج جاتی ہے اور آپ کو گھڑی بھی نظر آ جاتی ہے۔

جناب سپیکر:محترمہ!آپ دور بیٹھی ہیں اس لئے ایسا ہوتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید:جناب سپیکر!آپ نے ابھی precedent قائم کیا ہے کہ question ختم ہونے کے بعد دس منٹ تک معزز ممبران بولتے رہے ہیں اور آپ نے ان کو time دیا ہے۔اگر آپ کو میرا ضمنی سوال irrelevant لگے گا تو آپ کہہ دیجئے گا لیکن کم از کم بات کرنے کا حق تو دیں۔اگر آپ کہتے ہیں تو میں بات کر لیتی ہوں ورنہ بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر:چلیں، ہم آپ کو موقع دیتے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جی، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں جواب میں 1270.680 ملین روپے کی رقم لکھی گئی ہے۔ یہ رقم چینی خریدنے کے لئے فراہم کی گئی جس میں سے 651.583 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس میں 550 ملین روپے کا difference آ رہا ہے اس کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیسے justify کریں گے اور یہ 550 ملین روپے کہاں گئے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کے بارے میں تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ یہ پیسے محکمے کے پاس ہیں۔ اُس وقت آپ نے ان کی بات سنی نہیں ہے۔ انہوں نے اس کا جواب دیا ہے لیکن آپ نے سنا ہی نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو آپ دوبارہ بتا دیں کہ وہ پیسے کدھر گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! وہ پیسے محکمہ کے پاس موجود ہیں۔ جتنے خرچ ہوئے ہیں وہ نکالے گئے ہیں باقی سارے کے سارے محفوظ ہیں اور محکمہ کے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد جمیل شاہ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 5142 (معزز ممبر نے جناب محمد جمیل شاہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خانیوال، شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی تفصیلات

*5142: جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2005 سے آج تک شوگر سیس فنڈز کس کس منصوبہ پر خرچ ہوا ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) یہ منصوبے کس کس کی سفارش پر منظور کئے گئے؟

(ج) شوگر سیس فنڈز کو خرچ کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(د) کتنے منصوبے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے اور کتنے اس کی بغیر منظوری کے شروع کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع خانیوال میں یکم جنوری 2005 سے آج تک شوگر سیس فنڈ سے اٹھارہ منصوبہ جات منظور کیئے گئے جن کی لاگت 48.313 ملین روپے بنتی ہے۔ تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شوگر سیس کے تحت بننے والے تمام منصوبہ جات کی سفارش سیس رول 1964 کی شق نمبر 9 کی ذیلی شق 2A کے تحت ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کرتی ہے۔ یکم جنوری 2009 سے پہلے ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر ایسے تمام منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی۔ یکم جنوری 2009 کے بعد اب یہ اختیار ڈویژنل سیس کمیٹی کو تفویض کر دیا گیا ہے۔ لف (الف) میں دیئے گئے 18 منصوبوں جن میں سے 15 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور یہ سب منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تین منصوبوں کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی جس میں سے ایک منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور دو منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

(ج) شوگر سیس فنڈ کو خرچ کرنے کی مجاز اتھارٹی متعلقہ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر ہوتا ہے۔

(د) تمام منصوبہ جات مجاز اتھارٹی کی منظوری سے شروع کئے گئے ہیں کوئی بھی منصوبہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بغیر شروع نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "18 منصوبوں میں سے 15 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور یہ سب منصوبے مکمل ہو چکے ہیں" میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ہمارا لوکل district level کا fund ہے جو کہ کسان اور مل مالکان ادا کرتے ہیں۔ اس میں یہ جو complications پیدا کی گئی ہیں کہ کین کمشنر کو دے دو، صوبائی سیس کمیٹی کو دے دو۔ وہ اس پیسے کے مالک بننے والے کون ہوتے ہیں، ان کا اس پیسے کے اوپر کیا حق ہے، وہ اس پیسے کو بلاوجہ کیوں delay کرتے ہیں، خرچ نہیں کرنے دیتے اور وہ اپنے من پسند منصوبے بنوانے والے کون ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کے لئے آپ کوئی قانون بنالیں، آپ کو کوئی روکتا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 2009 کے بعد صوبائی سپیس کمیٹی نے کوئی approval نہیں دی۔اب ڈویژنل سپیس کمیٹی اس کی approval کرتی ہے۔ میرے بھائی کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ یہ سارے funds اسی علاقے کے منصوبوں پر خرچ ہوتے ہیں جس علاقے سے یہ جمع ہوتے ہیں۔اٹھارہ منصوبے انہی کی recommendations سے منظور ہوئے اور ان میں سے پندرہ مکمل ہو چکے ہیں جبکہ ایک منصوبہ ابھی زیر تکمیل ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پندرہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور ایک زیر تکمیل ہے،اس طرح تو یہ سولہ منصوبے بنتے ہیں جبکہ آپ نے اپنے جواب میں اٹھارہ منصوبوں کے بارے میں بتایا ہے تو پھر دو منصوبے کدھر گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! پندرہ منصوبے مکمل ہو چکے ہیں،ایک ابھی حال ہی میں مکمل ہوا ہے اور دو منصوبے ابھی زیر تکمیل ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ منصوبے ڈویژنل سپیس کمیٹی نے approved کئے ہیں جبکہ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "پندرہ منصوبوں کی منظوری صوبائی سپیس کمیٹی نے دی اور تین منصوبوں کی منظوری ڈویژنل سپیس کمیٹی نے دی ہے" صوبائی سپیس کمیٹی کو کیسے پتا چلتا ہے کہ وہاں پر کیا کام ہونے والا ہے،ان کا متعلقہ اضلاع کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! 09-2008 سے پہلے کے منصوبے صوبائی سپیس کمیٹی نے منظور کئے ہیں۔جب یہ amendment نہیں ہوئی تھی تو تب صوبائی سپیس کمیٹی اس کی منظوری دیتی تھی۔2009 کے بعد اب اس کی منظوری ڈویژنل سپیس کمیٹی دیتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محمد جمیل شاہ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 5143 (معزز ممبر نے جناب محمد جمیل شاہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب شوگر ملز، گنا خریدنے کی تفصیلات

*5143: جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گنے کی فصل پر شوگر سیس فنڈ کسانوں اور مل مالکان سے کس ریٹ سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) پنجاب شوگر مل (موجودہ کالونی شوگر ملز) نے یکم جنوری 2005 سے آج تک کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا ہے؟

(ج) اس مل کے ذمہ ان سالوں کا کتنا شوگر سیس بنتا ہے، تفصیل سیزن وار بتائیں نیز اس مل نے حکومت کو کتنا شوگر سیس فنڈ جمع کروایا ہے بقایا کتنا ہے اور اس کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(د) یکم جنوری 2005 سے آج تک ضلع خانیوال میں اس مل سے وصول کردہ فنڈز کس کس جگہ اور کس کی اجازت سے خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) سال 10۔2009 میں شوگر سیس کا ریٹ 1.50 روپے فی 40 کلو مقرر کیا گیا ہے جو کہ کسان اور مل مالکان آدھا آدھا ادا کرتے ہیں۔

(ب) پنجاب شوگر ملز (موجودہ کالونی شوگر مل) نے یکم جنوری 2005 سے آج تک 18,88,867,053 میٹرک ٹن کسانوں سے گنا خرید کیا جس کی تفصیل جز (ج) میں درج ہے۔

(ج) سالانہ شوگر سیس فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	سیس ریٹ (فی میٹرک ٹن)	خریدی گئی مقدار (میٹرک ٹن)	واجب الادا (سیس)	جمع شدہ سیس	بقایاجات
1	2005۔06	12.50	363,883.110	4548539	4548539	0
2	2006۔07	25.00	475,895.878	11897397	11897397	0
3	2007۔08	25.00	605,634.803	15140870	15140870	0
4	2008۔09	37.50	383,179.067	14369215	14369215	0
5	2009۔10	37.50	60,274.195	2260282	2260282	0
		ٹوٹل	1888867.053	48,216,303	48,216,303	0

اس مل کے ذمہ 2005 سے آج تک سیس فنڈ کی مد میں کوئی بقایاجات نہ ہیں۔

(د) 2005 سے آج تک ضلع خانیوال میں سیس فنڈ سے اٹھارہ پراجیکٹ منظور کئے گئے جن کی لاگت 48.313 ملین روپے بنتی ہے۔ تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی سیس رولز 1964 کی شق نمبر 9 کی ذیلی شق 2A کے تحت مختلف ترقیاتی منصوبوں کو تجویز کرتی ہے۔ جس کی منظوری یکم جنوری 2009 سے پہلے صوبائی سیس کمیٹی دیتی تھی اور بعد ازاں ڈویژنل سیس کمیٹی دیتی ہے۔ مندرجہ بالا سیس فنڈ کی رقم سے کل 18 منصوبے شروع کئے گئے جن میں سے 15 منصوبوں کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور یہ سب منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تین منصوبوں کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔ جن میں سے ایک منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور دو منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ شوگر سیس کا مطلب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! یہ شوگر کین tax ہے جو کہ 50 فیصد مل مالکان ادا کرتے ہیں اور 50 فیصد grower، کسان ادا کرتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ابھی honourable پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ کل اٹھارہ منصوبے ہیں، پھر انہوں نے غلطی سے پڑھ دیا کہ ایک منصوبہ زیر تکمیل ہے جبکہ دو منصوبے زیر تکمیل تھے۔ چلیں کوئی بات نہیں۔ اس میں انہوں نے تفصیل بتائی ہے جس میں واجب الادا سیس اور جمع شدہ سیس بتایا گیا ہے۔ آپ اس میں 06-2005 کو چھوڑ کر 2007-08,2008-09 اور 2009-10 کو دیکھیں۔ 07-2006 میں جمع شدہ سیس -/11897397 روپے ہے، 08-2007 میں -/15140870 روپے ہے جبکہ 09-2008 میں یہ کم ہو کر -/14369215 روپے رہ گیا۔ 2009-2010 میں good governance آ گئی اور یہ مزید کم ہو کر صرف -/2260282 روپے رہ گیا۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس میں ہر سال کمی ہونے کی وجہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! جن سالوں میں موسم اچھے ہوتے ہیں اور گنے کی growth بہتر ہوتی تو یہ funds fluctuate کرتے ہیں۔ شوگر سیس اصل میں گنے کی خرید پر ہوتا ہے جو کہ 50 فیصد کسان ادا کرتا ہے اور 50 فیصد مل مالکان ادا کرتے ہیں۔ جن

سالوں میں گنا کم پیدا ہوتا ہے ان سالوں میں یقینی بات ہے کہ سیس fund بھی کم ہو گا۔08-2007 میں گنے کی bumper crop ہوئی تھی اس لئے اس سال شوگر سیس fund بھی زیادہ رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 5240 (معزز ممبر نے انجینئر قمرالاسلام راجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

رانا محمد افضل خان: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گنے کی خریداری پر قیمت کا تعین مٹھاس کی بنیاد پر کرنے کی تفصیلات

*5240: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ کرشنگ سیزن میں حکومت نے شوگر ملوں کی طرف سے گنے کی خریداری کے لئے مٹھاس کا پیمانہ بھی رائج کیا ہے اور گنے کی قیمت کا تعین مٹھاس کی بنیاد پر کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ ٹیسٹ کسان کے سامنے کیا جاتا ہے یا نمونہ کسی لیبارٹری میں بھجوایا جاتا ہے؟

(ج) کیا اس مٹھاس ٹیسٹ کے طریق کار میں اس بات کی ضمانت موجود ہے کہ فروخت کنندہ کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) یہ درست ہے کہ کسانوں کو ان کی محنت کا صحیح فائدہ پہنچانے کے لئے گنے کی قیمت کے تعین کو گنے میں موجود مٹھاس کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلے کا اطلاق یکم جنوری 2010 سے ہونا تھا جو کہ چند جنوبی پنجاب کی شوگر ملوں کے اس فیصلہ کے خلاف کورٹ میں رٹ دائر کرنے کی وجہ سے تعطل کا شکار ہو گیا ہے۔ تاہم گنے میں مٹھاس کی مقدار اور شوگر ملوں میں موجود معیار کو چیک کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی ایک موبائل لیب مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی دو زیر تکمیل ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا حکومتی فیصلے کی رو سے ہر شوگر مل نے اپنی مل میں ایک لیبارٹری قائم کرنا ہے جس میں گنے میں موجود مٹھاس کی مقدار کو چیک کیا جائے گا۔اس طریقہ کو غیر جانبدار اور شفاف بنانے کے لئے حکومت ہر مل میں ایک سہ رکنی کمیٹی قائم کرے گی جو کہ نمائندہ کسان ، نمائندہ مل اور نمائندہ ضلعی حکومت پر مشتمل ہو گی۔ یہ کمیٹی نئے طریق کار پر احسن طریقہ سے عملدر آمد کو یقینی بنانے کے لئے ایک فعال کردار ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ حکومت موبائل لیبارٹریز قائم کرے گی جو کہ پنجاب کے گنے کی تینوں زون میں اپنا فعال کردار ادا کرنے کے لئے موجود رہیں گی۔ یہ لیبارٹریز غیر جانبداری سے نہ صرف اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ شوگر مل میں قائم لیبارٹری صحیح طریقہ پر کام کر رہی ہے۔ بلکہ یہ لیبارٹریز شوگر مل میں قائم شدہ پیداوار کے لئے لاحل ہو گا۔ اس کو بھی حل کرنے کی مجاز ہوں گی۔ حکومت اپنے موبائل لیبارٹری کے پراجیکٹ اور کمیٹی کے ذریعے اس امر کو یقینی بنائے گی کہ کسانوں کو ان کے گنے کی صحیح قیمت ملے اور گنے کی بہترین اقسام جن میں زیادہ مٹھاس اور فی ایکڑ پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے اس پر کسانوں کو مائل کیا جا سکے۔ یہ طریقہ کسانوں اور ملوں سے تفصیلی مشاورت کے بعد رائج کیا گیا ہے۔ اس سے ان کسانوں کو جو گنے کی بہترین پیدا کرتے ہیں سب سے زیادہ فائدہ ہو گا۔

(ج) گنے میں موجود مٹھاس کو جانچنے کے طریق کار کو شفاف اور غیر جانبدار بنانے کے لئے ہر مل میں سہ رکنی کمیٹی قائم شدہ جو کہ نمائندہ کسان، نمائندہ مل اور ضلعی حکومت کے نمائندوں پر مشتمل ہو گی۔ یہ کمیٹی اس بات کی ضامن ہو گی کہ کسان کو اس کی فصل کا جائز اور صحیح معاوضہ ملنے میں کوئی کوتاہی یا تحریف نہ ہونے پائے۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں یہ کمیٹی اس کے فوری تدارک کے لئے مناسب اقدام کرنے کی مجاز ہو گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! گنے کی خرید کے سلسلے میں یہاں پر پالیسی میں ایک تبدیلی آ رہی ہے۔ خریداری کی قیمت کا تعین گنے کے اندر پائی جانے والی مٹھاس سے کیا جائے گا اور اس کے لئے لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ یہ ایک نیا نظام آ رہا ہے۔ جس طرح مل والوں نے وزن کرنے کے جو کنڈے یا scale لگائے ہوئے ہیں ان پر عوام اعتماد نہیں کرتے۔ کسان پہلے پرائیویٹ scale سے اپنے گنے کا وزن کرواتے ہیں اور پھر وہ مل کے scale سے وزن کرواتے ہیں۔ اگر اس میں فرق آئے تو وہ اس پر

احتجاج بھی کرتے ہیں۔اسی طرح حکومت پنجاب ایک کثیر رقم موبائل لیبارٹریز پر خرچ کر رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس معاملے کا حل نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح پرائیویٹ سیکٹر میں لوگوں نے کنڈے لگائے ہوئے ہیں اسی طرح سے ان لیبارٹریز کے لئے حکومت specification دے اور یہ ملوں کے پاس پرائیویٹ سیکٹر میں بن جائیں تو کسان کے پاس دو choices ہوں گی۔

جناب سپیکر: رانا افضل صاحب! Is it supplementary question اس حوالے سے آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ پرائیویٹ لیبارٹریز کو اختیار دیا جائے کہ وہ بھی گنے کے اندر پائی جانے والی شوگر کی کوالٹی کا سرٹیفکیٹ دے؟ اس کو مل والے بھی قبول کریں اور وہ مل والوں پر ایک cross check آجائے تاکہ کسان کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے پائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! حکومت نے تین Mobile Laboratories بنانے کا پروگرام بنایا ہے جس میں سے ایک مکمل ہو چکی ہے اور دو زیر تکمیل ہیں اور ہر مل کے لئے یہ compulsion ہو گی کہ وہ بھی اپنی ملز کے اندر ایک Laboratory بنائے جو گنے کی مٹھاس check کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسان کے لئے یہ ایک بہتر موقع ہے کہ وہ اچھے سے اچھے بیج استعمال کر کے اپنی سود مند فصل کی پیداوار بڑھائے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! حکومت کو کیا شوق ہے کہ وہ Mobile Laboratories خریدے، اس پر عملہ رکھے اس طرح سے حکومت اپنا size بڑھاتی جائے جبکہ ملوں کے مقابلے میں private sector یہ کام کرے تو ان کا کوئی خرچ بھی نہیں ہو گا۔ اگر میں یہاں پوچھنا چاہوں کہ ایک Mobile Laboratory کتنے کی ہے تو یقیناً جواب آئے گا کہ کروڑوں روپے کی ہے تو پیسا پہلے ہی ہمارے پاس نہیں ہیں تو یہ private sector کو کیوں نہیں اجازت دیتے کہ جس طرح سے وزن کرنے کے لئے کانٹے لگے ہوئے ہیں اسی طرح سے وہ ملز کے باہر اپنی Laboratories بنائیں تاکہ زمیندار کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اس معاملے کو لکھ کر House میں لائیں پھر اس کے بعد اس پر عمل ہو گا۔ Next question نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5568 ہے۔

ضلع لاہور میں گندم کے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5568: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں اس وقت ان میں کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کتنی گندم بغیر سٹور کے کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ج) لاہور شہر کی ایک سال کی گندم کی demand کتنی ہے؟

(د) ان گوداموں کے سال 08-2007 اور 09-2008 کے اخراجات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل):

(الف) ضلع لاہور میں واقع گندم کے سرکاری اور پرائیویٹ گودام اور ان میں ذخیرہ کردہ گندم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سرکاری گودام

گلبرگ	13577.044	میٹرک ٹن
مغل پورہ	70340.865	/
رکھ چھبیل	30893.600	/
رائیونڈ	15173.650	/

پرائیویٹ گودام

سگیاں	8090.300	/
ٹوٹل	138075.459	/

(ب) اس وقت ضلع لاہور میں کھلے آسمان تلے گنجیوں کی صورت میں 24282.890 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے جس کی گودام وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

گلبرگ	3669.273	میٹرک ٹن
مغل پورہ	6422.687	/
رائیونڈ	4845.350	/
رکھ چھبیل	9345.580	/

تاہم ذخیرہ کردہ گندم کو موسمی اثرات سے محفوظ کرنے کے لئے ترپالوں سے ڈھانپا گیا ہے۔

(ج) لاہور شہر کی آبادی تقریباً 8462000 نفوس پر مشتمل ہے اور گندم کی سالانہ ضرورت 124 کلوگرام فی کس کے حساب سے 1049288 میٹرک ٹن ہے۔

(د) ان گوداموں کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال 2007-08	=	-/2,514,912 روپے
سال 2008-09	=	-/3,448,950 روپے
ٹوٹل	=	-/5,962,862 روپے

مدوار تفصیل خرچ مندرجہ ذیل ہے۔

سال 08۔2007	سال 09۔2008
بل بجلی 185848 روپے	-/185,649 روپے
مرمت 1742131 روپے	-/1,707,845 روپے
لپائی گودام 66230 روپے	-/40,645 روپے
باربرداری 36650 روپے	-/226,565 روپے
مارکیٹ فیس 423766 روپے	-/858,565 روپے
بل ٹیلی فون 27280 روپے	-/25,129 روپے
بل پانی 33007 روپے	-/42,294 روپے
تنخواہ عارضی چوکیدار 0	-/348,422 روپے
کنڈا پاس کرائی فیس 0	-/13,600 روپے

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے اس میں ساری detail دے دی ہے اور مجھے حکم بھی آ گیا ہے کہ آپ نے اس کے اوپر بات نہیں کرنی تو میں نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس نے آپ کو ایسا حکم کر دیا ہے؟ اللہ کے فضل سے یہاں میرے احکام چلتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! حاجی اللہ رکھا صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ نے چپ رہنا ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کتنی گندم بغیر سٹور کے کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے تو یہ پہلے مجھے اس کا جواب پڑھ کر سنا دیں کہ انہوں نے اس کا جواب کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! اس وقت ضلع لاہور میں کھلے آسمان تلے گنجیوں کی صورت میں 24ہزار 282.890 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں انہی سے یہ کہلوانا چاہتی تھی کہ کیا کھلے آسمان کے نیچے کبھی گندم ذخیرہ ہو سکتی ہے کیونکہ یہ میرے لئے unusual بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے آگے پڑھا نہیں ہے تو میں کیا کروں۔ آپ کو گنجی کے مطلب کا ہی نہیں پتا تو پھر میں کیا کروں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھے گنجی کا مطلب بہت اچھی طرح پتا ہے۔ میرے علاقے میں کھلے آسمان کے نیچے گندم پڑی ہوئی ہے میں اس کی تصویریں آپ کو دکھا سکتی ہوں یہ اس میں اب گنجی add کر لیں وہاں کون سی Inspection Team جا رہی ہے جو اس کو verify کرے گی لیکن اگر یہ کہتے ہیں کہ کھلے آسمان تلے کوئی گندم نہیں ہے تو پھر یہ جواب غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو بتا دیا ہے اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔ اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (جناب محمد سعید مغل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل منچن آباد میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3580: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل منچن آباد میں کتنی فلور ملز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان ملوں کا سالانہ کتنا گندم کا کوٹا مختص شدہ ہے؟

(ج) ان فلور ملوں کو ان کی ضرورت کے مطابق گندم حکومت فراہم کرتی ہے اگر کم فراہم کرتی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک(چودھری عبدالغفور):

(الف) تحصیل منچن آباد میں کوئی فلور مل نہ ہے۔

(ب) جب کوئی فلور مل تحصیل میں واقع نہ ہے۔ لہذا گندم کے مختص کوٹے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ج) کوئی کوٹا مختص شدہ نہ ہے بلکہ ضلع کی دیگر فلور ملوں سے آٹا تحصیل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فراہم کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔شوگر سیس کی رقم و دیگر تفصیلات

*6028: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران شوگر سیس کے تحت کتنی رقم وصول ہوئی یہ کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس کے فنڈز سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) ان منصوبوں کی منظوری کس کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(د) شوگر سیس فنڈز کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟

وزیر خوراک(چودھری عبدالغفور):

(الف) 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران شوگر کین کے تحت فیصل آباد کی شوگر ملوں سے -/152,604,273 روپے کی رقم سیس کی مد میں وصول ہوئی جو کہ محکمہ خزانہ کے منظور کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 میں جمع ہوئی ہے۔ جہاں سے یہ رقم DCO کے PLA میں ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔

(ب) 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کل 26 شروع کئے جانے والے منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) شوگر سیس کے منصوبوں کی منظوری 2008۔12۔31 تک صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی جبکہ یکم جنوری 2009 کے بعد تمام شوگر سیس کے منصوبہ جات کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی دیتی ہے۔ ضلع فیصل آباد کے 08۔2007 اور 09۔2008 سے متعلقہ کل 26 منصوبوں

کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی تھی جس کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) شوگر سیس فنڈ سیکشن (5)12 آف دی پنجاب فنانس ایکٹ اور رولز (4)8 آف دی پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس رولز 1964 میں دی گئی مدات پر ہی خرچ ہو سکتا ہے جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد۔شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6029: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں شوگر ملز کتنی ہیں؟

(ب) ہر مل نے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا؟

(ج) ہر مل کے ذمہ کسانوں کو گنا کی مد میں کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(د) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے، تفصیل مل وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان شوگر ملز کے ذمہ شوگر سیس فنڈز کی وصولی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل چھ شوگر ملز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کریسنٹ شوگر مل
2۔ چنار شوگر مل
3۔ گوجرہ سمندری شوگر مل
4۔ حسین شوگر مل
5۔ ہنزہ شوگر مل
6۔ تاندلیانوالہ شوگر مل۔I

(ب)

نمبر شمار	ملز	سال 08۔2007 میٹرک ٹن	سال 09۔2008 میٹرک ٹن
1	چنار شوگر مل	66,4,746	4,68,437
2	کریسنٹ شوگر مل	3,48,339	1,82,323
3	گوجرہ سمندری شوگر مل	2,06,923	1,24,140
4	ہنزہ شوگر مل	5,86,656	5,66,664
5	حسین شوگر مل	6,88,397	4,29,288
6	تاندلیانوالہ۔I	5,15,882	59,04,501

(ج) کریسنٹ شوگر مل کے علاوہ باقی پانچوں شوگر ملز نے کسانوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے جس کی مل وار تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کریسنٹ شوگر ملز نے کسانوں کی ادائیگی کی مد میں -/1,58,115 روپے رقم واجب الادا ہے جو کہ زمینداروں کے ملز سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ سے واجب الادا ہے۔

(د) سیزن 08-2007 میں -/99,711,948 روپے اور 09-2008 میں -/77,330,652 روپے تھے جس کی تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سیزن 08-2007 اور 09-2008 میں ان شوگر ملز کے ذمہ کوئی شوگر سیس فنڈز واجب الادا نہ ہے۔

پنجاب میں مزید فلور ملز نہ لگانے کا معاملہ

*6050: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں آٹے کی سالانہ ضرورت کتنی ہے، اس کے مقابلے میں کتنی فلور ملز ہیں اور ان کی گنجائش کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کیپسٹی پہلے ہی بہت زیادہ ہے اگر ہاں تو حکومت مزید ملوں کے قیام پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مزید اضافی ملیں لگانے سے قومی سرمایہ کا ضیاع اور اس طرح اس انڈسٹری میں تمام ملوں کے انڈر کیپسٹی چلنے سے پورے سیکٹر کو خسارے کا اندیشہ ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے آٹے کی سالانہ ضرورت 124 کلو گرام فی شخص کے حساب سے ایک کروڑ 12 لاکھ ٹن بنتی ہے جبکہ پنجاب میں 749 فلور ملز ہیں جنکی چوبیس گھنٹے کے حساب سے سالانہ گنجائش پسائی 4 کروڑ 74 لاکھ ٹن بنتی ہے۔

(ب) یہ کہنا درست نہ ہے کہ پنجاب کی فلور ملز کی استعداد پسائی پہلے ہی بہت زیادہ ہے کیونکہ پنجاب کی فلور ملز کی مصنوعات دوسرے صوبہ جات میں بھی فروخت ہوتی ہیں مزید برآں آزاد کاروبار اور سرمایہ کاری کی فضا میں صنعت کار سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ لہذا اگر طلب اور رسد کے اصول کے تحت کسی شعبہ میں سرمایہ کاری کی گنجائش نظر آئے گی تو

سرمایہ کار وہاں سرمایہ کاری کریں گے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ لوڈشیڈنگ، لیبر کے مسائل مشینری اور بلڈنگ کی مرمت اور دوسرے انتظامی مسائل کی وجہ سے فلور ملز کو 24 گھنٹے چلانا ممکن نہ ہوتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ پنجاب کی فلور ملز دوسرے صوبہ جات کو بھی اپنی مصنوعات فراہم کرتی ہیں لہذا قومی سرمایہ کے ضیاع کی بات درست نہ ہے۔

محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو جاری کئے گئے فنڈز کی تفصیلات

*6205: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2001 سے یکم جنوری 2010 تک محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سے گندم خرید کی گئی اور کتنی رقم افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر خرچ کی گئی؟

(د) کتنی رقم ٹیلی فون، بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر خرچ کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم کا ان سالوں کے دوران خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس خُورد بُرد کے ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) یکم جنوری 2001 سے یکم جنوری 2010 تک محکمہ خوراک ضلع سرگودھا کو درج ذیل رقم فراہم کی گئی۔

(1) برائے خریداری گندم	12,22,84,59,301/-
(2) برائے تنخواہ افسران/اہلکاران	18,01,15,416/-
کل فراہم کردہ رقم	12,24,64,74,717/-

(ب) ضلع سرگودھا میں مذکورہ عرصہ کے دوران مبلغ -/12,22,84,59,301 روپے کی گندم خریدی گئی، اور افسران اور اہلکاران کی تنخواہوں اور TA/DA پر مبلغ -/16,53,85,931 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں مذکورہ عرصہ کے دوران افسران کی سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وغیرہ پر مبلغ -/41,81,671 روپے خرچ ہوئے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران ٹیلی فون اور بجلی وغیرہ کے بلوں کی ادائیگی پر مبلغ -/34,05,274 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع سرگودھا میں مبلغ -/1,44,41,952 روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور چار اہلکاران کے خلاف انضباطی کارروائی کرتے ہوئے ان پر مبلغ -/81,63,691 روپے کی ریکوری ڈالی گئی اور ساتھ ہی ان کی دو سال کی سابقہ سروس ضبط کی گئی۔بقیہ رقم -/62,78,259 روپے انکوائری برائے خریداری مرکز بھابڑہ ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتی ہے جس کا مرکزی کردار انچارج سنٹر مسمی محمد اختر بیگ، فوڈ گرین سپروائزر فوت ہو چکا ہے۔تمام نقصان / خورد برد اس کے فوت ہونے کے بعد منظر عام پر آیا جب اس کی خرید کردہ / ذخیرہ کردہ گندم کی نکاسی بذریعہ سپروائزری ٹیم عمل میں لائی گئی۔سپروائزری ٹیم کے ممبران کے کردار کے تعین کی خاطر ان کے خلاف اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ میں کیس درج کرایا گیا ہے۔انہوں نے بعد از تحقیق ان کے خلاف صرف محکمانہ انکوائری کی سفارش کی، جس کی روشنی میں ممبران سپروائزری ٹیم کے خلاف انضباطی کارروائی شروع کی گئی۔اس محکمانہ کارروائی میں بھی ان کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہوا۔تاہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت پر محکمہ خوراک کی سطح پر دوبارہ انکوائری کی گئی۔اس انکوائری رپورٹ میں بھی اگرچہ تمام خورد برد اور نقصان کا ذمہ دار فوت شدہ انچارج مرکز مسمی محمد اختر بیگ کو ہی ٹھہرایا گیا ہے۔تاہم دیگر چند قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر کچھ آفیسرز کے خلاف بھی انکوائری کرنے کا کہا گیا ہے۔چنانچہ ایک مشترکہ انکوائری برخلاف سپروائزری آفیسرز و سپروائزری ممبران ٹیم کے لئے نظامت خوراک کے ساتھ خط کتابت زیر عمل ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6269: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں شوگر ملز کتنی ہیں؟

(ب) ہر مل نے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنا گنا کسانوں سے خرید کیا؟

(ج) ہر مل کے ذمہ ان کسانوں کو گنا کی مد میں کتنی ادائیگی کرنا باقی ہے؟

(د) ان ملوں کے ذمہ کتنا شوگر سیس بنتا ہے تفصیل مل وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں اور شوگر سیس فنڈز کی وصولی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل دو شوگر ملز ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ کالونی شوگر مل

2۔ شاہ تاج شوگر مل

(ب)

	2007۔08 میٹرک ٹن	2008۔09 میٹرک ٹن
کالونی شوگر مل	6,82,985,520	3,05,445
شاہ تاج شوگر مل	998,012,77	3,38,773

(ج) ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں کو گنا کی مد میں کوئی رقم واجب الادا نہ ہے منسلکہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

	شوگر سیس 2007۔08	شوگر سیس 2008۔09
کالونی شوگر مل	17,074,683 میٹرک ٹن	11,454,199 میٹرک ٹن
شاہ تاج شوگر مل	24,950,319 میٹرک ٹن	26,260,688 میٹرک ٹن

(ہ) ان شوگر ملز کے ذمہ کسانوں اور شوگر سیس فنڈز واجب الادا نہ ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، شوگر سیس کے تحت رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*6279: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سال 2007۔08 اور 2008۔09 کے دوران شوگر سیس کے تحت کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) یہ رقم کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس کے فنڈز سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) ان منصوبوں کی منظوری کس کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(ہ) شوگر سیس فنڈ کن کن منصوبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے اور اس کے خرچ کی اجازت کون دیتا ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران شوگر سیس کی مد میں ضلع منڈی بہاؤالدین سے کل سات کروڑ -/7,97,39,889 روپے موصول ہوئے جس کی مل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

	شوگر سیس 08۔2007	شوگر سیس 09۔2008
کالونی شوگر مل	-/17,074,683 روپے	-/11,454,199 روپے
شاہ تاج شوگر مل	-/24,950,319 روپے	-/26,260,888 روپے
کل رقم	42,025,002 روپے	-/37,714,887 روپے

(ب) شوگر سیس فنڈز کی رقوم محکمہ خزانہ کے منظور کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 میں جمع ہوتی ہیں جس میں سے ضلع کے حصہ کی رقم ڈی سی او متعلقہ کے PLA میں ٹرانسفر کر دی جاتی ہے۔اس ضمن میں متعلقہ DCO کے PLA میں مندرجہ بالا دو سالوں سے 5,31,15,382 کی رقم بھجوائی جا چکی ہے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ میں کل 28 منصوبے شروع کئے گئے جن کا تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جنوری 2009 سے پہلے شوگر سیس کے تحت تمام ترقیاتی منصوبوں کی منظوری ڈسٹرکٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر صوبائی سیس کمیٹی دیتی تھی۔جنوری 2009 کے بعد یہ منظوری اب ڈویژنل سیس کمیٹی جس کا انچارج کمشنر ہوتا ہے، دیتی ہے۔08۔2007 اور 09۔2008 کے کل 28 منصوبوں میں سے 10 کی منظوری صوبائی سیس کمیٹی نے دی اور باقی 18 کی منظوری ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔

(ہ) پنجاب فنانس ایکٹ 1964 کے سیکشن (4)12 اور شوگر سیس رولز 1964 کے رول (4)8 میں ان تمام مدات جن پر سیس کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے متعلقہ قوانین کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مظفر گڑھ، گندم کی خرید اور گوداموں کی تفصیل

*6325: **ملک بلال احمد کھر**: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔252 مظفر گڑھ میں گندم کی خرید کے لئے کتنے سنٹر قائم کئے گئے ہیں، اگر قائم نہ ہیں تو حکومت کیا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں گندم سٹور کرنے کے انتظامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) حلقہ پی پی۔252 مظفر گڑھ میں دو عدد سینٹر شیخ عمر اور سنانواں برائے خرید گندم سکیم 2010 قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں سرکاری گودام مظفر گڑھ شہر میں دو جگہوں پر خان گڑھ، علی پور، جھلاریاں، پتل منڈہ اور رنگ پور میں واقع قابل استعمال گودام ہیں۔ جن میں سابقہ سکیم 10۔2009 کی گندم خرید سٹور کی گئی ہے جبکہ سکیم 11۔2010 کی خرید شدہ گندم اوپن گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مرکز خرید گندم	مقرر شدہ ہدف (میٹرک ٹن)	خرید شدہ گندم (میٹرک ٹن)
1	مظفر گڑھ۔I	6900.000	6661.600
2	مظفر گڑھ۔II	7300.000	7150.000
3	خان گڑھ	6000.000	5520.000
4	شاہ جمال	10900.000	10870.000
5	رکھ ہر پلو	8000.000	7913.000
6	بکائنی	7800.000	7698.000
7	دین پور	5400.000	5364.000
8	کوٹ آدر	8000.000	8000.000
9	رنگ پور	8400.000	8353.000
10	پتل منڈہ	10000.000	10000.000
11	میر پور بھاگل	8000.000	8000.000
12	احسان پور	6000.000	6000.000
13	شیخ عمر	8700.000	8700.000
14	غازی گھاٹ	5800.000	5563.000
15	ریاض آباد	8000.000	8000.000

16	وانڈر	11500.000	11500.000
17	سنانوان	5800.000	5600.000
	میزان	132500.000	130952.400

ضلع رحیم یار خان، فلور ملز کو گندم کا کوٹا دینے کی تفصیلات

*6435: میاں شفیع محمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال09-2008اور10-2009 کے دوران ضلع رحیم یار خان کی کس کس فلور مل کو کتنا کتنا کوٹا گندم دیا گیا ان کے نام اور پتاجات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) سال10-2009 میں گندم کی خریداری کے لئے کیا پالیسی بنائی گئی ہے؟

(ج) اس کے لئے کتنا باردانہ خرید کیا گیا ہے؟

(د) مذکورہ ضلع میں گندم کو سٹور کرنے کے لئے کتنے سرکاری گودام ہیں اور کتنے پرائیویٹ لئے گئے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سال09-2008اور10-2009 میں جو گندم فلور ملز کو جاری کی گئی ہے ان کی تفصیل (Annex-"A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1- کاشتکار/آڑھتی اپنی گندم -/950روپے فی40کلوگرام پر ہی فروخت کریں۔

2- گندم کی قیمت کے علاوہ -/7روپے فی100 کلوگرام ڈلیوری چارجز بھی ادا کئے جارہے ہیں۔ گندم مع بوری کا وزن101.100 کلوگرام ہوگا۔

3- 50بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر جاری کیا جائے گا۔

4- گندم FAQ معیار کی خرید کی جائے گی کسی بھی سنٹر پر ایکسپورٹ کوالٹی گندم طلب کرنے والے اہلکار کے خلاف اطلاع ضلعی مختار خوراک/نائب ناظم خوراک کو دی جائے گی۔

5- چھوٹے دانے کی بنا پر گندم رد نہیں کی جائے گی۔

6- گندم کو مٹی، روڑی، کنکریٹ اور بھوسہ سے پاک ہونا چاہیے۔

7- 50 بوری تک گندم کی قیمت نقد ادائیگی بذریعہ بنک کر دی جائے گی جس کے لئے اکاؤنٹ کھلوانا ضروری نہیں۔

(ج)

	پی پی (100 Kg)	جیوٹ	کل
سابقہ موجود	752884	1248308	2001172
آمدہ باردانہ جیوٹ ملز	365500	480000	845500
پرائیویٹ باردانہ خرید	140845	474349	615194
قابل واپسی باردانہ	105595	55375	180970
میزان	1364804	2258032	3622836

(د) سکیم 10-2009 میں درج ذیل گندم گوداموں اور اوپن میں سٹور کی گئی۔

گورنمنٹ گودام	120 عدد گندم سٹور	132883.00 میٹرک ٹن
پرائیویٹ گودام	12 عدد گندم سٹور	15975.200 میٹرک ٹن
اوپن میں ذخیرہ	(497 عدد گنجی) گندم سٹور	175464.830 میٹرک ٹن
کل میزان		324303.030 میٹرک ٹن

ضلع رحیم یار خان، شوگر سیس فنڈ سے کروائے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*6437: میاں شفیع محمد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ سے جو ترقیاتی کام کروائے گئے ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکہ داروں کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) ان میں کتنے منصوبہ جات مکمل اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج) یہ منصوبہ جات کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے منظور کئے گئے اس وقت اس ضلع میں کتنا شوگر سیس فنڈ کس بنک میں کس کے نام سے جمع ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ سے 50 ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے جن کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹوٹل 50 منصوبہ جات میں سے 32 مکمل ہو چکے ہیں اور 18 منصوبہ جات (سیریل نمبر 33 تا 50) زیر تکمیل ہیں۔

(ج)

(i) شوگر سیس کے منصوبوں کی منظوری 31-12-2008 تک صوبائی سیس کمیٹی دیا کرتی تھی جبکہ یکم جنوری 2009 کے بعد تمام شوگر سیس کے منصوبہ جات کی منظوری ڈویژنل سیس

کمیٹی دیتی ہے ۔ یکم جنوری 2008 سے 31۔دسمبر 2008 تک صوبائی سیس کمیٹی نے 31 منصوبہ جات کی منظوری دی جبکہ باقی 19 منصوبہ جات کی منظوری یکم جنوری 2009 کے بعد ڈویژنل سیس کمیٹی نے دی۔

(ii) یکم جنوری 2008 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس کی مد میں 55,93,20,198/- روپے کی رقم محکمہ خزانہ کے تفویض کردہ اکاؤنٹ نمبری G11212 متعلقہ نیشنل بنک آف پاکستان شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Sr.No	Year	Cess Deposited
1	2007-08	20,35,96,047
2	2008-09	156,736,906
3	2009-10	198,987,245

مندرجہ بالا جمع شدہ رقم میں سے اب تک ضلع رحیم یار خان کو 32,39,42,346/- روپے کی رقم جاری کی جا چکی ہے۔ یہ رقم سال 08۔2007 اور 09۔2008 کی جمع شدہ رقم 36,03,32,953/- روپے میں سے ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Sr.No	Year	Release
1	2007-08	18,95,47,914
2	2008-09	13,43,94,432

جاری شدہ رقم میں سے اس وقت DCO رحیم یار خان کے PLA میں 2,39,78,800 کی رقم موجود ہے۔

(iii) کسی نجی ادارے یا شخص کے نام پر یہ سیس فنڈ کی رقم جمع نہ کی جاتی ہے۔

ضلع سرگودھا۔شوگر ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6574: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں شوگر ملز کتنی ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان شوگر ملز نے سال 2008 اور 2009 کے دوران کتنا گنا خرید کیا؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کو ادا کرنی ہے، تفصیل ملز وار بتائیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کی ان ملوں کے ذمہ شوگر سیس کی کتنی رقم بنتی ہے؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کی کتنی رقم ان ملوں سے وصول کی گئی ہے اور کتنی وصول کرنا باقی ہے؟

(و) یہ رقم کب تک وصول کی جائے گی نیز اس کی وصولی کی ذمہ دار کون سی اتھارٹی ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سرگودھا میں چار شوگر ملز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ چشتیہ شوگر ملز سلانوالی تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا۔

2۔ نیشنل شوگر ملز۔ سیال موڑ ضلع سرگودھا

3۔ عبداللہ II۔ شاہ پور ضلع سرگودھا

4۔ نون شوگر ملز بھلوال ضلع سرگودھا

(ب) ضلع سرگودھا کی شوگر ملز نے سال 2008 میں 2,37,358 میٹرک ٹن اور 2009 میں 1,85,079 میٹرک ٹن گنا خرید کیا ان دو سالوں میں کل 4,22,437 میٹرک ٹن گنا خرید کیا۔

(ج) ان ملوں نے درج ذیل رقم کسانوں کی ادا کرنی ہے۔

عبداللہ شوگر ملز شاہ پور سرگودھا کے علاوہ باقی تین شوگر ملز نے کسانوں کی تمام رقوم ادا کر دی ہیں جس کی مل وار تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عبداللہ II شوگر ملز سرگودھا کسانوں کی رقم کی ادائیگی کے ذمہ مد میں -/9,025,230 روپے واجب الادا ہے جس کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں ملز ہذا کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں ملز ہذا کے خلاف پرچہ بھی درج کروایا جا چکا ہے۔

(د) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کے ذمہ سیس کی رقم -/3,87,52,852 روپے بنتی ہے جو کہ تمام ادا ہو چکی ہے۔

(ہ) ضلع سرگودھا کی شوگر ملوں کے ذمہ شوگر سیس کی مد میں کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔

(و) شوگر سیس کی مد میں مذکورہ شوگر ملوں کے ذمہ کوئی رقم واجب الادا نہ ہے۔ شوگر سیس کی وصولی کی ذمہ داری کین کمشنر پنجاب کی ہے۔

ضلع سرگودھا شوگر سیس کی مد میں رقم کی وصولی و دیگر تفصیلات

*6575: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 09-2008 کے دوران شوگر سیس کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس ضلع میں اس رقم سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان منصوبوں کی منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(د) مزید کتنے منصوبے اس رقم سے اس ضلع میں شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ) تحصیل بھلوال کے کن کن منصوبوں کی پلاننگ کی جا رہی ہے نیز یہ منصوبے کب تک شروع ہوں گے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 09-2008 میں شوگر سیس کی مد میں -/7,58,18,405 روپے وصول ہوئے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	جمع شدہ سیس
1	2008	3,70,65,553
2	2009	3,87,52,852
	ٹوٹل	7,58,18,405

(ب) ضلع سرگودھا شوگر سیس کی مد میں سال 09-2008 کے دوران سات منصوبے شروع کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مل	منصوبہ جات	تخمینہ لاگت
1	نون شوگر مل	بحالی سڑک بھلوال چک مبارک روڈ لمبائی 18.00 کلومیٹر	-/1,43,87,000
2	چشتیہ شوگر مل	مرمت سڑک پمپ اللہ داد تا فیروز کی رانی واہ ڈرین پل لمبائی 1.00 کلومیٹر	-/5,94,000
		توسیع وکشادگی سڑک چک نمبر 130 شمالی تا ایف۔ ایس ڈرین لمبائی 1.00 کلومیٹر	-/46,55,000
3	نیشنل شوگر مل	تعمیر سڑک 29 جھال چک نمبر 46.87 جنوبی تا چک نمبر 2 جنوبی لمبائی 4.00 کلومیٹر	-/1,13,15,000
		تعمیر سڑک چک نمبر 39 جنوبی (BHU) تا سرگودھا کانڈیول براستہ بھٹی پولٹری فارم لمبائی 3.65 کلومیٹر	-/1,16,43,000
		تعمیر سڑک ڈیرہ محمد افضل ساہی تا ڈیرہ سکندر بجا چک نمبر 35 جنوبی لمبائی 1.80 کلومیٹر	-/34,73,000
4	عبداللہ شوگر مل	توسیع و کشادگی سڑک لک جھاوریاں روڈ فیزII کلومیٹر 6.25 تا 9.50=3.25 کلومیٹر	-/1,21,35,000

(ج) ان منصوبوں کی منظوری ضلعی شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کی سفارش پر پراونشل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی نے دی۔

(د) اس ضلع میں مزید آٹھ منصوبے شروع کرنے کا ارادہ ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل بھلوال میں مندرجہ ذیل دو منصوبوں کے لئے پلاننگ کی جارہی ہے۔ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی نے منظوری دے دی ہے۔اس ضمن میں منصوبہ جات کے ٹینڈر کال کئے جا چکے ہیں جبکہ کھلنے کی تاریخ 2010-06-28 ہے۔ بعد ازاں ضروری قانونی کارروائی کے منصوبہ جات متعلقہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

1۔ مرمت سڑک از نون شوگر ملز تا پل لوئر جہلم کینال چبہ پرانا لمبائی 9.07 کلو میٹر

2۔ تعمیر سڑک از ڈیرہ فتح علی ٹوانہ (اللہ آباد) تا چک نمبر 20 شمالی پل لوئر جہلم کینال براستہ پرائمری سکول چک نمبر 62 شمالی لمبائی 1.02 کلو میٹر۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ چودھری صاحب کو point of order پر بولنے کی اجازت دے رہے ہیں لیکن مجھے point of order پر بات نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں نے کل بھی آپ سے گزارش کی تھی کہ جب Leader of the Opposition یا Leader of the House کوئی بات کرنا چاہیں تو وہ ان کا point of order نہیں ہوتا، ان کا یہ استحقاق ہے میرے خیال میں آپ کو اس بات سے سمجھ جانا چاہئے۔ جی، چودھری صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

ریسکیو 1122 کے ملازمین کو تنخواہیں بروقت ادا کرنے اور ٹریفک وارڈنز کی تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک اہم بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ اس House میں یہ بات ہوئی ہے اور اس House کی ایک روایت رہی

ہے کہ اگر قائد ایوان یہاں بیٹھے ہوئے ہوں اور ہمارے علم میں کوئی بات آئے تو ہم آپ کی وساطت سے ایوان کے علم میں لاتے ہیں اور اس کے لئے آپ ہمیشہ اجازت مرحمت فرماتے ہیں اس پر میں آپ کا بھی اور اس معزز ایوان کا بھی مشکور ہوں۔

جناب والا! پنجاب حکومت کا محکمہ Rescue 1122 Disaster Management کا کام بھی کرتا ہے اور بے شمار ایسی جگہیں ہیں جہاں کوئی حادثہ ہوتا ہے، کہیں کوئی آگ لگتی ہے یا کوئی اور collapse ہوتا ہے تو یہ محکمہ وہاں کے قریبی محکموں سے پہلے وہاں پر پہنچا ہوتا ہے اور It is on the record. کہ اس کی Internationally recognition ہو چکی ہے اور دوسرے صوبوں والوں نے یہاں کے DG, Rescue 1122 کو بلا کر briefing لی ہے اور یہ محکمہ اپنے صوبوں میں شروع کیا ہے۔ 1122 Rescue کے ملازمین نے کل ہڑتال کی ہے کہ بجائے اس کے کہ ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں بلکہ ہمیں اپنی تنخواہیں ہی نہیں مل رہیں اس پر انہوں نے کل راولپنڈی اسلام میں ایک چھوٹا سا march کیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ محکمے role model کے طور پر کام کر رہے ہیں اور یہی محکمے حکومت یا صوبے کی ساکھ بنائے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرا محکمہ Traffic Wardens کا ہے Transparency International نے لکھا ہوا ہے کہ یہ واحد محکمہ ہے جس کے اندر corruption بالکل نہیں ہے۔ آپ کی وساطت سے اس ایوان اور حکومت سے ان کی استدعا ہے کہ جب پہلی دفعہ پولیس کی تنخواہیں بڑھیں ہم نے مطالبہ کیا تو ہمیں کہا گیا کہ آپ پولیس نہیں ہیں آپ Traffic Wardens ہیں اور جب سول ملازمین کی تنخواہیں بڑھیں تو ہمیں کہا گیا کہ آپ سول ملازمین نہیں ہیں آپ پولیس کے ملازم ہیں اس طرح ہمیں دونوں دفعہ محروم رکھا گیا۔ اسی طرح mobile posts کی petrol بند کر دی گئی ہے۔ یہ محکمے نئے initiatives تھے ان پر صرف اس لئے قدغن لگائی جا رہی ہے کہ یہ چودھری پرویز الٰہی کا initiative تھا اس لئے اس کو چھوڑ دیا جائے۔ Rescue 1122 & Traffic Wardens اس وقت کی حکومت اور پنجاب کے لئے باعث نیک نامی ہے ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں اور کسی کے ساتھ یہ تخصیصی سلوک نہ کیا جائے۔ یہ میری استدعا ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہ اجازت فرمائی، گو کہ یہ میرا ایک آئینی حق تھا لیکن پھر بھی میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ Leader of Opposition نے جو معاملہ اٹھایا ہے وہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اس پر گورنمنٹ پہلے سے غور کر رہی ہے کہ ان کا مطالبہ کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں گورنمنٹ اس پر پالیسی مرتب کر کے جو بھی فیصلہ کرے گی وہ House میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پہلے ایک میٹنگ میں آپ بھی تشریف فرما تھے بلکہ اس میٹنگ کو preside کر رہے تھے تو آپ کے سامنے Home Department نے یہ confirm کیا تھا کہ ڈی سی او کو اسلحہ لائسنس جاری کرنے کا اختیار ہے اور میں نے وہاں یہ بات کی تھی کہ ڈی سی او non prohibited bore اسلحہ کا لائسنس جاری نہیں کر رہے اور لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ وہاں پر لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ انکم ٹیکس کی رسیدیں دکھائیں۔ آپ کے سامنے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے نے جو ایک ایڈیشنل سیکرٹری تھے یہ confirm کیا تھا کہ ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بالکل recommend کریں، کوئی بھی ایم پی اے recommend کرے تو اس کے حلقے کے لوگوں کو non prohibited bore اسلحہ کا لائسنس ملے گا۔ یہ آپ کو یاد ہوگا لیکن میرے پاس ڈی سی او قصور کا یہ آرڈر موجود ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ میں لائسنس جاری نہیں کر سکتا۔ میں نے جب ان سے کہا کہ مجھے آرڈر چاہئے تو انہوں نے مجھے ہوم ڈیپارٹمنٹ کا آرڈر نکال کر دکھا دیا۔ اس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کیونکہ یہ زیادہ دور کی بات نہیں ہے صرف تین مہینے پہلے کی بات ہے۔ آپ اس آرڈر کو پڑھ لیجئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ایم پی اے کو یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ لائسنس کے لئے recommend کرے، ویسے تو اسلحہ عام ملتا ہے لیکن اگر لائسنس کے لئے کہا جائے تو وہ نہیں ملتا یہ عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور اس پورے ایوان کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ آپ اس آرڈر کو پڑھ لیجیے، یہ تین مہینے پہلے کی بات ہے آپ کو یاد ہوگا۔ آپ اس پر ابھی ruling دیں۔

جناب سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں۔ ہم نے اس بارے میں جواب تو ان سے لینا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کو پڑھ لیجئے۔ آپ دیکھ لیجئے اور آپ کو یاد بھی ہوگا۔

جناب سپیکر: پڑھ لیں گے۔ اب مجھے اپنا کام بھی کرنے دیں۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں اس ایوان اور پنجاب حکومت کی توجہ ان طلباء کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ایجوکیشن کے پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں؟

معزز ممبران: جمعہ پڑھنے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! اس بات کو note فرمائیں کیونکہ پھر اس کا جواب بھی دینا پڑے گا۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔ یہ مجھے مسئلہ بتادیں۔

جناب سپیکر: ابھی مسئلہ سامنے آتا ہے تو آپ note کر لیں۔

روس کی ریاست کرغزستان میں بدامنی سے متاثر ہونے والے انجینئرنگ اور میڈیکل کے طلباء کو ریلیف دینے کا مطالبہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں اس ایوان اور حکومت پنجاب کی توجہ ان بچوں کی طرف دلوانا چاہتا ہوں کہ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے Russia کی مختلف ریاستوں میں انجینئرنگ اور میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے تھے اور کرغزستان کی ریاست میں بدامنی اور پرتشدد واقعات کی وجہ سے انہیں واپس آنا پڑا بلکہ وہاں پر ایک بچہ شہید بھی ہوا۔ ان میں سے کچھ بچے first year اور کچھ final year میں تھے جن کے امتحان مستقبل میں ہونے تھے جو نہیں دے سکے۔ ان کی زیادہ تعداد پنجاب سے ہے جو تقریباً اڑھائی سو کے قریب بنتی ہے۔ ان بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے یا تو پنجاب حکومت ان کا امتحان دلوانے کا بندوبست کروائے یا ان کے داخلوں کے لئے کالجوں میں کوئی بندوبست کروائے تاکہ انہیں کوئی نہ کوئی remedy ملے کیونکہ ان حالات میں شاید وہ نفسیاتی طور پر اور معاشی طور پر واپس جانے کے قابل نہ ہوں کیونکہ ان کے والدین نے اپنی جمع پونجی خرچ کر کے ایک دفعہ تو انہیں بھیج دیا اب بار بار بھیجنے کے وہ متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے حکومت ان بچوں کی ذمہ داری اٹھائے جیسے O level اور A level کے امتحان ہوتے ہیں اسی طرح ان کی embassy کے ذریعے یہاں پر امتحانات کا بندوبست کرے اگر یہ ممکن نہ ہو تو کوئی نہ کوئی طریقہ نکالا

جائے کہ ان بچوں کے نقصان کا مداوا ہو سکے۔ یہ تقریباً اڑھائی سو بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔اس معاملے پر ہمدردی سے غور کیا جائے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دو سال پہلے یہ معاملہ میں نے تحریک التوائے کار کے ذریعے اٹھایا تھا، آپ نے اس پر مہربانی کی تھی۔ میں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ یہ بہت بڑا issue بنے گا اور وہی ہوا۔ اگر یہ ایوان کسی معاملے پر غور کرتا ہے اور حکومت بروقت اس پر کارروائی کر دیتی تو یہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ آپ اپنا ریکارڈ نکال لیں، آپ نے اس پر بحث کروائی تھی۔ یہ میری تحریک التوائے کار تھی آج جو حالات ہیں یہ بالکل صحیح ہیں اس پر آج بھی کچھ بات کر لیجئے تاکہ کسی کا بھلا ہو جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں آپ نے note کر لیا ہوگا۔ یہ genuine grievance ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ مجھے میرے چیمبر میں مل لیں۔ حکومت پنجاب کی priority education ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بالکل داخلہ ملنا چاہئے۔ میں ان کے ساتھ ہوں۔ یہ مجھے میرے چیمبر میں آکر بتا دیں۔ حکومت حتی الامکان کوشش کرے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس وقت بھی مال روڈ اور لارنس روڈ پر بینرز لگے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو وہ بینرز دکھا سکتا ہوں کہ چائنا سے ایم بی بی ایس کر لیں، کرغزستان سے کر لیں یہ بینرز آج بھی لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اس وقت بھی یہ عرض کیا تھا کہ ان کی advertisement کو روکیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں لائیں اور اس پر کوئی پالیسی بیان دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ کب تک اس بارے میں ایوان کو اطلاع دے سکیں گے؟

جناب سپیکر: یہ ایوان کو بعد میں اطلاع دیں گے پہلے آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور انہیں سارے معاملات کے متعلق بتائیں گے۔ اس پر جو further step ہوگا وہ اس بارے میں آپ کو واضح کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ معاملہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے اور یہ سپیشل ایجوکیشن کے منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر: یہ منسٹر تو ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد نوید انجم صاحب سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

19۔جولائی 2010 کے اعلامیہ میں مذکورہ معاملہ پر بحث کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

To discuss the matter mentioned in the notification dated 19th July 2010

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

To discuss the matter mentioned in the notification dated 19th July 2010

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

To discuss the matter mentioned in the notification dated 19th July 2010

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد ارشد صاحب تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد ارشد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

" تحریک استحقاق نمبر 8,12,13,14,15,16,20,21,23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

" تحریک استحقاق نمبر 8,12,13,14,15,16,20,21,23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 8,12,13,14,15,16,20,21,23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ ستمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ مجھے لکھ کر دے دیا کریں کہ آپ نے ایک دن میں کتنے پوائنٹ آف آرڈر لینے ہیں تاکہ میں وہ سننے کے لئے تیار رہوں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اگر آپ ان میں سے ایک کو بھی غیر ضروری سمجھیں تو میں ایک مہینہ نہیں بولوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔آپ بات کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر
چائنا سے بجلی اور گیس لینے کے معاہدہ میں امریکہ کی مخالفت سے پیدا ہونے والی صورتحال پر ایوان میں بحث کا مطالبہ

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس energy crises سے ہم گزر رہے ہیں اس سلسلے میں کل امریکہ کے ایوان نمائندگان میں امریکہ کا وہ مندوب جو Nuclear Suppliers Group میں امریکہ کی نمائندگی کرتا ہے اس نے بیان دیا ہے کہ وہ Nuclear Suppliers Group کی اگلی میٹنگ میں جو چائنا پاکستان کو Nuclear Power Plant فروخت کر رہا ہے اس کی مخالفت کرے گا۔آج ہیلری کلنٹن کو یہاں سے گئے ہوئے 48 گھنٹے نہیں ہوئے کہ امریکہ کا نمائندہ بیان دے رہا ہے کہ وہ پاکستان میں nuclear بجلی جو ہم اپنے پیسوں سے خریدنا چاہتے ہیں جس پر تحفظات دور کرنے کے لئے ہم International Atomic Energy Commission کے لئے دروازے کھولنا چاہتے ہیں وہ ہمارے اوپر پابندیاں لگوانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ امریکہ کی یہ پالیسی بالکل مخالفت والی ہے اور ہمیں امریکہ کے ساتھ اپنے relations کو review کرنا ہوگا کیونکہ ہمیں اپنے پیسوں سے بجلی خریدنے کی اجازت دی جا رہی ہے نہ اپنے پیسوں سے گیس خریدنے کی اجازت دی جا رہی ہے اور ہمارے ساتھ والے ہمسایہ ملک کو Nuclear Non-Proliferation Treaty کو دستخط نہ کرنے کے باوجود تمام سہولیات دی جا رہی ہیں اور پاکستان کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری Foreign Ministry اور ہماری مرکزی حکومت کو اپنے relations review کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر!اس پر پنجاب اسمبلی میں بحث کے لئے وقت مختص کیا جائے اور اس اہم معاملے کو جس کی وجہ سے ہماری معیشت بربادی کی طرف جا رہی ہے، ہماری انڈسٹری بند ہو رہی ہے، ہمارے بچے پڑھنے سے قاصر ہیں اور دن رات بجلی نہ ہونے کی وجہ سے قوم کا سکون برباد ہو چکا ہے۔اس کے اوپر وقت مختص کیا جائے تاکہ ہم اس پر بحث کریں اور عوام کی رائے سامنے آئے۔ پنجاب کی آبادی پاکستان کی 56 فیصد آبادی ہے اس لئے ہماری رائے مرکزی حکومت تک اس ایوان کے ذریعے پہنچنی چاہئے۔ شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے اسمبلی میں ایک تحریک التوائے کار Afghan Transit Trade کے سلسلے میں دی تھی تو لاء منسٹر صاحب نے commit کیا تھا کہ اس پر دو گھنٹے کی بحث ہو گی۔ آج اسمبلی کے ایجنڈے میں اس کو شامل نہیں کیا گیا جبکہ انہوں نے آج کے دن کی ہی commitment کی تھی۔ میں نے سنا ہے کہ آج اجلاس بھی prorogue ہو رہا ہے تو اتنا اہم معاملہ جس پر ہاؤس کے اندر ایک commitment کی گئی ہے تو مہربانی فرما کر اس کو پورا کرائیں یا پھر میری Assurance Motion لیں۔ وزیر قانون کی اسمبلی کے floor پر کی گئی commitment کو پورا کروادیں، بس یہی میری آپ سے گزارش ہے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): مجھے یاد ہے لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ next week میں ہم اس کو take up کریں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! نہیں، ایسے نہیں کہا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ یا ریکارڈنگ منگوا لیں یا پھر یہاں کے ممبران سے پوچھ لیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مشکل سے ڈاکٹر صاحب آئے ہیں ذرا ان کی بات سننے دیں۔

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ہاؤس میں موجود تھا تب یہ بات کی گئی اور یہ decision دیا گیا کہ Friday تک وہاں کی رپورٹ منگوا کر اس پر discussion کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔ ہماری بھی demand ہے کیونکہ یہ پاکستان کے مستقبل سے متعلق ہے therefore, I also demand کہ اس Trade Agreement پر آج ہی بحث کی جائے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے بھی کوئی کام کرنے دیتے ہیں کہ نہیں، ہر وقت آپ کی طرف سے مجھے بار بار interruption ہوتی ہے؟ آپ مجھے کسی بات کی سمجھ ہی نہیں آپانے دیتے۔

میاں محمد رفیق: میں کیا بات کرتا ہوں، آپ تو مجھے ٹائم ہی نہیں دیتے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: مجھے آپ پر بڑا افسوس ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں لیکن ان کا آج جواب تو نہیں آپائے گا۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہیں ان میں سے کچھ کل آئی ہیں اور کچھ بہت ہی recently ہیں لیکن جوابات کسی کے بھی موصول نہیں ہوئے لہذا ان کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، دو تین تحاریک پڑھنے والی ہیں وہ تو پڑھنے دیں۔ دو تحاریک رانا تنویر ناصر صاحب کی ہیں۔ جی، رانا صاحب! اسے پڑھیں۔ اگر آج اجلاس ختم ہو گیا تو پھر اگلے اجلاس تک کے لئے pending کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نئی تحاریک التوائے کار لینے سے پہلے پرانی تحاریک التوائے کار کا جو جواب آنا تھا انہیں take up کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو بتایا ہے کہ ان کا جواب آج موصول نہیں ہو سکا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وہ تو discuss ہی نہیں ہوئی تھیں اور ہم سے ان کے حوالے سے کسی نے کوئی سوال پوچھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔ پہلے مجھے بات کرنے دیں اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی تو کیا گیا تھا کہ Trade Agreement پر دو گھنٹے کی بحث ہو گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ساڑھے بارہ بجے تو ویسے ہی اجلاس ختم ہو جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کہہ دیں کہ لاء منسٹر صاحب نے غلط بیانی کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، میں نہیں کہتا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پہلی تحاریک التوائے کار کا تو فیصلہ کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اپنی commitment ہی پوری نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب کی تحریک التوائے کار ہے ان کو پڑھنے دیں۔ جی، رانا صاحب! پڑھیں۔

میو ہسپتال کی انتظامیہ کی غفلت سے ہلاک ہونے والے شیر خوار سفیان کے والدین کو ایم ایس کے اعلان کے مطابق دیت کی رقم دلانے کا مطالبہ

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک نجی موبائل فون کمپنی کے ملازم سیف الرحمٰن اپنے سسر کی عیادت کے لئے اپنی اہلیہ، گیارہ ماہ کے سفیان اور تین بیٹیوں کے ہمراہ میو ہسپتال پہنچا۔ وارڈ میں بچہ لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ چنانچہ سیف الرحمٰن اکیلا ہی اندر چلا گیا جبکہ باقی فیملی دہلی وارڈ کے باہر انتظار کرنے لگی۔ اس دوران ننھے سفیان کو زمین پر کچھ چیز پڑی نظر آئی تو وہ تیزی سے اس جانب رینگنے لگا اور دیوار کے قریب اس جگہ پہنچ گیا جہاں اس کے سر کے عین اوپر خستہ حال ونڈو ائر کنڈیشنر نصب تھا۔ یہ صورتحال دیکھ کر 7 سالہ ماریہ فوراً اپنے بھائی کے پیچھے لپکی اور ننھے سفیان کو پکڑنے کے لئے جھکی ہی تھی کہ اُس کا سر ائر کنڈیشنر کے ساتھ ٹکرا گیا۔ ائر کنڈیشنر جو کسی جنگلے میں fixed نہیں تھا بلکہ اس کو دیوار میں پھنسایا گیا تھا، اپنی جگہ سے سرک گیا اور ایک دھماکے کے ساتھ نیچے موجود سفیان پر آن گرا۔ جب ائر کنڈیشنر ہٹایا گیا تو نیچے گیارہ ماہ کا سفیان خون میں لت پت پڑا تھا۔ بچے کی حالت دیکھ کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ شور سن کر سیف الرحمٰن بھی بھاگا آیا، سفیان کو اٹھایا اور ایمرجنسی وارڈ کی جانب دوڑ پڑا۔ اس دوران جائے حادثہ سے لے کر ایمرجنسی وارڈ تک خون ہی خون پھیل گیا۔ ڈاکٹروں نے سفیان کو دیکھا تو اس کی موت واقع ہو چکی تھی لیکن tragedy یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔ اس المناک حادثے کی خبر جب ہسپتال میں داخل سفیان کے نانا کو ملی تو وہ بھی صدمے کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ سفیان تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور بڑی ہی منتوں اور مرادوں کے بعد پیدا ہوا تھا۔ اکلوتے بیٹے اور والد کی اچانک موت سفیان کی والدہ کے لئے

قیامت سے کم نہ تھی، وہ رنج والم کی تصویر بن گئی اور کئی ماہ کے لئے ہوش و حواس کھو بیٹھی۔ سفیان کی ہلاکت کے بعد ہسپتال کی انتظامیہ نے دکھی والدین سے افسوس تو نہ کیا تاہم اپنی مجرمانہ غفلت پر پردہ ڈالنے کے لئے تمام ائر کنڈیشنر properly fixed کروا دیئے تاکہ انکوائری کی صورت میں بچا جا سکے۔ چند دنوں بعد جب متوفی سفیان کے والد سیف الرحمٰن کو کچھ ہوش آیا تو اس نے ہسپتال انتظامیہ کی غفلت پر سوال اٹھائے۔ شنوائی نہ ہونے پر اس نے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ مل کر ہسپتال انتظامیہ کے خلاف پریس کلب لاہور کے باہر احتجاج کیا۔ جب اس احتجاج کی تصاویر 19۔نومبر 2009 کے اخبارات میں چھپیں تو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر زاہد پرویز فوراً بچے کے گھر گئے تو کمسن سفیان کی بے وقت موت کا اس کے والد سے افسوس کیا، انتظامیہ کی غفلت کو تسلیم کیا اور وہاں پر موجود لوگوں کی موجودگی میں کہا کہ چونکہ سفیان کی ہلاکت قتل خطا کے زمرے میں آتی ہے۔ اگر سفیان کے والد اسلامی قانون کے مطابق دیت لینا چاہیں تو وہ دیت کی رقم مبلغ 16 لاکھ روپے ادا کرنے کو تیار ہیں جس پر سفیان کے والد نے رقم دیت وصول کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا لیکن آج تک بدقسمت خاندان کو دیت کی رقم نہ مل سکی بلکہ ہسپتال انتظامیہ ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ کمسن سفیان کا خاندان حکومت وقت سے مطالبہ کر رہا ہے کہ ان کو دیت کی رقم فی الفور ادا کی جائے اور میو ہسپتال کی انتظامیہ کے خلاف انتظامی غفلت برتنے پر سخت کارروائی کی جائے۔ میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ رانا تنویر صاحب! آپ کی دو نہیں صرف ایک ہی تحریک تھی۔ اگلی تحریک عبدالرحمٰن رانا صاحب کی ہے۔ رانا صاحب! اسے جلدی سے پڑھ دیں کیونکہ آپ کو ابھی اس کا جواب تو نہیں مل پائے گا۔

فوج اور ریلوے کی جانب سے پرائیویٹ لوگوں کو ٹھیکہ پر اراضی دینے سے دوسرے کاشتکاروں کو پانی کے مسائل کا سامنا

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں جواب بعد میں آ جائے گا۔ میں اسے پیش کر دیتا ہوں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔53 میں کچھ سال پہلے محکمہ ریلوے نے فوج کو جنگلات لگانے کے لئے کچھ رقبہ دیا جس پر جنگلات

لگ چکے ہیں۔اس کے علاوہ اب محکمہ جنگلات اور محکمہ انہار کا رقبہ فوج کے قبضہ میں ہے جس کا proper record موجود نہیں ہے۔ان تینوں محکموں کی زمین فوج نے پرائیویٹ لوگوں کو ٹھیکے پر دے رکھی ہے اور ان سینکڑوں ایکڑ رقبہ کا پانی منظور نہ ہے اور فوج کی پشت پناہی کی وجہ سے یہ لوگ زبردستی ناجائز آبپاشی کر کے میرے حلقہ کے لوگوں کا حق مار رہے ہیں اور ان زمینداروں کو آبپاشی کے لئے پانی نہ مل رہا ہے جو اس کے لئے آبیانہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ میرے حلقہ میں ایسے راجباہ موجود ہیں جس میں سالہا سال سے پانی نہیں آ سکا۔ فوج کے علاوہ اب ریلوے کے محکمہ نے بھی سینکڑوں ایکڑ اراضی پرائیویٹ لوگوں کو ٹھیکہ پر دے رکھی ہے اور وہ لوگ بھی نہروں سے پانی چوری کر کے اپنی فصلوں کو لگاتے ہیں اور اصل حق داروں کو محروم کرتے ہیں۔ان پرائیویٹ لوگوں کو سرکاری محکمہ جات کی پشت پناہی حاصل ہے اور اصل حق داران کی رُوداد سننے والا کوئی نہیں بلکہ جب بھی وہ آواز بلند کرتے ہیں تو ان کو پولیس کے ذریعے یا دھونس دھاندلی کے ذریعے ان کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے۔انہی وجوہات کی بنا پر بہت دفعہ اس علاقہ میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوا۔ مہربانی فرما کر میرے علاقہ کے غریب کسانوں کے مسائل خصوصاً آبپاشی کے لئے ان کا حق دلایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جتنی بھی زمین ہے یہ پنجاب حکومت کی ملکیت ہے۔ پنجاب حکومت مختلف محکموں کو مختلف مقاصد کے لئے زمین دیتی ہے۔ جس مقصد کے لئے زمین دی جاتی ہے اس مقصد کے علاوہ اس کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اب جبکہ جنگلات لگانے کے لئے زمین دی گئی تو کس نے ان کو اختیار دیا کہ وہ پرائیویٹ لوگوں کو ٹھیکے پر زمین دے کر اپنی ناجائز آمدن کا ذریعہ بنائیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کی پوری تحقیقات ہوں اور ہاؤس کے اندر اس پر discussion ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔جی، محترم میاں محمد رفیق صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔جناب سپیکر!آپ کا حکم۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: میں کیا عرض کروں؟

جناب سپیکر: جو آپ کا دل چاہے۔

میاں محمد رفیق: نہیں، دیکھئے ایک تو وہ وقت گزر گیا جب میرے ذہن میں ایک سوال تھا۔آپ بُرا مان گئے اور میں خاموشی سے بیٹھ گیا۔آج کے لئے میری ایک تحریک التوائے کار آپ نے pending رکھی تھی۔

جناب سپیکر: اس بارے میں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اس کا جواب آئندہ آئے گا، آج نہیں آئے گا اور جتنی بھی تحاریک التوائے کار پڑھی گئی ہیں وہ تمام آئندہ سیشن تک کے لئے pending ہو گئی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس پر میری short statement تو ریکارڈ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس میں short statement نہیں ہوتی اور آپ تو مجھ سے بھی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

میاں محمد رفیق: ٹھیک ہے جناب! چلئے ایسا ہی سہی۔آپ نے اجازت دے ہی دی ہے تو آپ کا شکریہ اور میں ایک بات کہے دیتا ہوں کہ ہندوستان کو افغانستان سے تجارت کی غرض سے وفاقی حکومت نے راہداری دی ہے تو اس پر آپ نے آج کے لئے وقت مقرر کیا تھا تو کیا اس پر بحث نہ کر لی جائے؟

جناب سپیکر: کائرہ صاحب! اس حوالے سے آپ دو منٹ میں short statement دے دیں کہ راہداری کا کوئی معاملہ ہے بھی کہ نہیں؟ آپ تو فرما رہے تھے کہ اس میں کوئی agreement ہے ہی نہیں؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔جناب سپیکر! میں دوبارہ دہراؤں گا کہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ پر صرف ایک ریکارڈ نوٹ ہے جس پر کوئی agreement ابھی نہیں ہوا اور میٹنگ کے متعلق جتنے بھی points تھے انہیں ریکارڈ کیا گیا اور اسے sign کیا گیا۔اگر کوئی بھی agreement ہو گا تو پہلے اس کی approval قومی اسمبلی سے چاہئے ہو گی اور میں دوبارہ اس لئے کہتا ہوں کہ اس وقت کوئی بھی agreement نہیں ہوا صرف ایک ریکارڈ نوٹ sign ہوا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی کائرہ صاحب نے فرمایا ہے تو میں نے بھی اسی topic پر ایک قرارداد سب سے پہلے جمع کروائی ہوئی ہے۔ مجھے ان سے یہ پوچھنا ہے کہ اس وقت جو signature ہو رہے تھے اور مبارکبادیں دی جارہی تھیں تو وہ کس چیز پر دی جارہی تھیں؟ اس کا متن میڈیا میں کیوں نہیں شائع کر دیتے تاکہ سب مطمئن ہو جائیں اور ہمیں بھی پتا چل جائے، پوری کابینہ کو پتا چل جائے اور ساری اسمبلیوں کو پتا چل جائے، ہم مطمئن ہو جائیں اور پوری قوم مطمئن ہو جائے۔ اس سلسلے میں اپنا پرزور احتجاج ریکارڈ کرواتے ہوئے کہتی ہوں کہ اس کے متن کو public کیا جائے اور اس کا متن شائع کرنے کے لئے میرا ساتھ دیتے ہوئے اس بات پر عمل کروایا جائے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! اس میٹنگ کی وہ confidential proceedings ہیں اور جب تک کوئی چیز طے نہیں پائے گی تب تک ہم اسے کیسے public کریں یا اسے سامنے لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ابھی وہ بات آئی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے ڈاکٹر نائلہ کی بات کرنے دیں جسے چودہ دن سے کوٹ لکھپت جیل میں بند کیا ہوا ہے اور کل وزیر قانون نے میڈیا پر کہا تھا کہ آج اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ کوئی بھی عورت جسے سزا پانچ سال ہو تو اسے arrest نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹروں سمیت اور لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے تو میں آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ آج یہ اجلاس ختم ہو جائے گا لیکن ڈاکٹر نائلہ کے معاملہ کو دیکھتے ہوئے اسے رہا کیا جائے کیونکہ وہ بے گناہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کسی بھی بے گناہ کو کوئی بھی نہیں پکڑ سکے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دو دن پہلے فیصل آباد میں رونما ہونے والے افسوسناک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب ایسے ہر واقعہ کے بعد کئی بے گناہوں کو بغیر تحقیق اور بغیر تفتیش کے الٹا لٹکا دیتی ہے اور پولیس افسران کے خلاف پرچے درج کئے جاتے ہیں جو

انتہائی زیادتی ہے۔اس واقعہ میں بھی ایسے ہی ہوا کہ اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے پنجاب حکومت نے وہاں کے ایس پیز اور ڈی ایس پیز کے خلاف جو اس کے متعلقہ نہیں تھے،ایک واقعہ ہوا ہے تو جو اس کے متعلقہ لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب!ابھی لاءمنسٹر صاحب ادھر نہیں ہیں اور اگر وہ ہوتے تو پھر آپ کی بات کا جواب دیتے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر! میری تین تحاریک التوائے کار ہیں اس حوالے سے آپ کہہ دیجئے کہ انہیں pending کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کون سی والی؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو پڑھی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ pending ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بعد میں پھر ایسے ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں وہ pending کر دی گئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری پندرہ تحاریک التوائے کار lapse ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جتنی بھی تحاریک التوائے کار پڑھی گئی ہیں وہ تمام آئندہ سیشن کے لئے pending کر دی گئی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس پر ruling دے دیں کہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ پر آج آپ بحث نہیں کروا رہے۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ یہ agreement ہو چکا ہے اور ہیلری کلنٹن نے کابل میں جا کر کہا ہے کہ یہ میری biggest achievement ہے۔یہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور میرا ذاتی یا اس ایوان کا نہیں ہے۔آپ کہہ دیں کہ ہم بحث نہیں کرنا چاہتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور وہ بتا رہے ہیں اس لئے میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے Custodian ہیں اور آپ کا یہاں پر حکم چلتا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جو وزیر خزانہ صاحب نے اس ایوان کو بتایا ہے وہ میں نے بھی سن لیا ہے اور آپ نے بھی سن لیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ actually ہندوستان کو مراعات دی جا رہی ہیں اور خدا کی قسم ہم ہندوستان کو مراعات نہیں دیں گے۔ یہ پورا ایوان اس بات کی گواہی دے گا کہ ہندوستان نے ہمارے ملک کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ پچھلے ایک ہفتے سے کشمیر کے اندر ہندوستان جو کر رہا ہے تو ہم اسے کسی طرح کی مراعات دینے کی پوزیشن میں ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان شہیدوں کی روحیں ہمیں کیا کہیں گی؟ آپ ہم سے یہ کروانا چاہ رہے ہیں اور آج ہمیں بات بھی کرنے کی اجازت نہیں دے رہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالوحید چودھری: شکریہ۔ جناب سپیکر! اخبارات اور میڈیا والے جو کچھ بول رہے ہیں کیا وہ غلط ہے؟ شیخ علاؤالدین صاحب کی بات کی ہم تائید کرتے ہیں اور بالکل ان کے ساتھ ہیں۔ حکومت نے معاہدہ کیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ بھارت کے ساتھ تجارت بند ہونی چاہئے اور یہ صرف ہندوستان کو راہداری دینے اور روسی ریاستوں تک پہنچنے کے لئے معاہدہ کیا گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جمعہ کی نماز کے بعد اجلاس بلانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس اہم معاملے کے لئے ہم آئیں گے۔

جناب سپیکر: اب ہم نے بات تو ساری سن لی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ پلیز، مجھے اب کام کرنے دیں، آپ کی مہربانی۔ ٹائم بھی دیکھیں کتنا ہو گیا ہے، دس منٹ رہ گئے ہیں۔

Now we take up the motion for Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution. Minister for Labour has given notice of a

motion for leave to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution Labour Minister may move it.

آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010 (آرڈیننس نمبر 2 بابت 2010) کی مدت میں توسیع کی غرض سے آئین کے آرٹیکل 128(2)(a) کی رو سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MR. SPEAKER: The motion moved is:

That leave be granted to move a Resolution in terms of Article 128(2)(a) of the Constitution for the extension of life of the Punjab Industrial Relations Ordinance 2010 (II of 2010).

Those who are in favour of the leave be granted may rise in their seats.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! گنتی کروائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: لیبر منسٹر! Resolution پیش کریں۔

قرارداد

آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010 کی مدت میں توسیع

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا):: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب 13۔جون 2010 کو جاری کردہ آرڈیننس انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب 2010 (آرڈیننس نمبر 2 بابت 2010) کی مدت میں آئین کے آرٹیکل 128 کی ضمن (2) کی ذیلی ضمن (اے) کی رو سے 90 دن کی مزید مدت کی توسیع کرتی ہے۔"

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the life of the Punjab Industrial Relations Ordinance 2010 (II of 2010), promulgated on June 13, 2010, for a further period of ninety days in terms of sub-clause (a) of clause (2) of Article 128 of the Constitution."

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the life of the Punjab Industrial Relations Ordinance 2010 (II of 2010), promulgated on June 13, 2010, for a further period of ninety days in terms of sub-clause (a) of clause (2) of Article 128 of the Constitution."

(یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! مجھے حکومتی ممبران کا تو شکریہ ادا کرنا ہے لیکن آج اپوزیشن ممبران کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرنا ہے کہ انہوں نے میری request مانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جو بھی چیز اس صوبے کی بہتری کے لئے ہوگی انشاءاللہ آپ اس میں ہمارا تعاون پائیں گے۔ اب میری پھر سے حکومتی ممبران سے گزارش ہے کہ جو ہم ابھی transit trade والی چیز کو debate کرنا چاہتے ہیں مہربانی کرکے اس کے اندر ہمارا ساتھ دیں۔

جناب سپیکر: اب کیا اس کو privately کر لیں؟ اب تو میرے پاس اور کوئی choice نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نماز کے بعد دوبارہ آنے کی کیا کوئی پابندی ہے؟

جناب سپیکر: اب میں آپ کو پابندی کا کیا بتاؤں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! This issue should be debated on this floor

جناب سپیکر: میں اور آپ تو debate کر لیں گے۔ میرے پاس آجائیں، میرے پاس بیٹھ جائیں، میں debate کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے اور گورنر پنجاب کی جانب سے Prorogation Order بھی موصول ہو گیا ہے جو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

آپ تمام کا بہت شکریہ کہ آپ نے بہت اچھا وقت میرے ساتھ گزارا، آپ کی بہت مہربانی۔ انشاءاللہ پھر بہت جلد ملیں گے۔ اللہ حافظ

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(82)/2010/258. dated 23rd July, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. July 23, 2010 (Friday) on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore, the 22nd July, 2010

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB